مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد نمبر 5 | جنوری 2014ء | شمارہ 1

2050 کا تصوراتی پاکستان

سیرت اپنا کریا میلاد منا کر؟

زندگی ایسے گزاریں

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت

سرگودھا

جلد نمبر 5 | جنوری 2014ء | شمارہ 1

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ

نگران شعبہ رسائل و جرائد

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر.....سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر.....سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر.....سالانہ

سرکولیشن منیجر
0332-6311808

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

Contact Us

www.ahnafmedia.com
zarbekaleem313@gmail.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر احناف میڈیا سروس

فہرست

نعتِ رسول مقبول ﷺ 3
منہور لال، دل
سیرت اپنا کر..... یا..... میلاد منا کر؟ 6
اداریہ
پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں 10
عبد العزیز انجم
سورۃ الفاتحہ ہر بیماری کی شفاء 16
محمد طارق نعمان گڑنگی
2050ء کا تصوراتی پاکستان 21
محمد نعیم اللہ
اچھا اور ڈراؤنا خواب 26
مولانا محمد امان اللہ حنفی
مجرم 29
ظہور الٰہی جنجوعہ
زندگی ایسے گزاریں!! 32
اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن
محبت کے راستے کا سنہرا اصول 53
ام طلحہ
ظہیر الدین محمد بابر (امان اللہ کا ظم) 56
تبصرۂ کتب (مولانا محمد کلیم اللہ) 60

www.ahnafmedia.com

نعتِ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

✪ منہور لال، دل

آقا ؛ جو محمد ہے عرب اور عجم کا
بے مثل نمونہ ہے مروت کا ، کرم کا
حاصل ہے جنہیں ترے غلاموں کی غلامی
لیتے نہیں وہ نام کبھی قیصر و جم کا
کہتے ہیں جسے اہل جہاں احمد مرسل
دریا ہے وہ الفت کا ، وہ منبع ہے کرم کا
جلوے سے ترے تیرگئ دہر ہوئی گم
دنیا کا عجب اختر تقدیر ہے چمکا
جس قوم کی جانب ہے تری چشم عنایت
اس کو نہیں ارماں کوئی دینار و درم کا
فردوسِ نظر ہے ترے مسکن کی زیارت
روضہ ترا دنیا میں بدل ، باغِ ارم ہے
کیا دلؔ سے بیاں ہو ترے اخلاق کی توصیف
عالم ہوا مدّاح ترے لطف و کرم کا

✪ ہندو شاعر کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَأَثَابَهُمُ اللهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ (85) وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (86) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (87) وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 85 تا 88)

ترجمہ:

چنانچہ ان کے قول کی وجہ سے اللہ ان کو وہ باغات دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہو گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی نیکی کرنے والوں کا صلہ ہے، اور جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ نے تمہارے لئے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام قرار نہ دو اور حد سے تجاوز نہ کرو، یقین جانو کہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اور اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور جس پر تم ایمان رکھتے ہو اس سے ڈرتے رہو۔

تفسیر:

جس طرح حرام چیزوں کو حلال سمجھنا گناہ ہے، اس طرح جو چیزیں اللہ نے حلال کی ہیں ان کو حرام سمجھنا بھی بڑا گناہ ہے مشرکین مکہ اور یہودیوں نے ایسی بہت سی چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔ دعا ہے اللہ کریم ہم سب کو قرآن کریم کے احکامات پر عمل اور منہیات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فإنہ خفیف المحمل طیب الریح

{مسلم رقم الحدیث ۲۲۵۳}

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو ہدیہ کے طور پر خوشبو دار پھول پیش کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو قبول ہی کرے، رَد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو باعث فرحت ہے۔

تشریح:

پھول جیسی کم قیمت چیز قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ بیچارے پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو، اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ "جس کو خوشبو دار پھول کا ہدیہ دیا جائے وہ واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو دار پھول جنت کا تحفہ ہے اور صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں فرماتے تھے۔

اس لیے اگر کوئی پھول کا تحفہ یا خوشبو کا تحفہ پیش کرے تو اس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری اور باہمی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

www.ahnafmedia.com

سیرت اپنا کر .....یا.....میلاد منا کر؟

اداریہ

مخلوق خدا پر اپنے خالق لم یزل کی اتنی کرم نوازیاں اور انعامات و احسانات ہیں اگر جن و انس مل کر قیامت کی صبح تک بھی ان کا شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا محض کرم نوازیاں ہی نہیں بلکہ ان کی انتہا دیکھیں کہ کوئی نعمت دے کر احسان جتلایا نہیں۔ اپنوں پر بھی نعمتوں کی بارش غیروں کو بھی محروم نہیں کیا۔ لیکن ایک ایسی نعمت ہے جب وہ عطا کی تو خبر دار کیا اور فرمایا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم۔ ہم نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول کو بھیجا۔

پھر اس نعمت کو اس طرح مزین کیا کہ جہاں کی ساری نعمتیں اس کے وجود میں گم کر دیں۔ اگر عبدیت نعمت ہے تو اس کو سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ کہہ کر اس کا مظہر اتم بنا دیا۔ اگر انسانیت نعمت ہے تو انما انا بشر مثلکم کا پیغام دے کر اس پر انسانیت کو ختم کر دیا۔ اگر نبوت نعمت ہے تو ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا تمغہ دے کر نبوت کو اسی پر مکمل فرما دیا۔ اگر اسلام نعمت ہے تو حرا کی تاریک غار سے اس کی روشنی کو ایسے عام کیا کہ کرہ ارضی بلکہ زمین و آسمان میں توحید و رسالت کے مینار روشن ہوئے۔ اگر قرآن نعمت ہے تو علیٰ قلبك کے مضبوط سینے پر اس کو نازل فرما دیا۔ اگر علم نعمت ہے تو علمك مالم تکن تعلم کا اعزاز دے کر اس کو معلم اعظم بنا دیا۔ اگر نرمی اور عفو و درگزر نعمت ہے تو حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم کا اسی کو خطاب دے دیا۔ اگر بشارت و خوشخبری نعمت ہے تو بشیراً کی صفت

www.ahnafmedia.com

اس کے لیے بنادی۔ اگر خوف خداوندی نعمت ہے تو نذیراً کی طرف نگاہ اٹھاؤ تم اسی کو دیکھو گے۔ اگر تبلیغ دین نعمت ہے تو داعیاً الی اللہ باذنہ کا مصداق کامل تم اسی کو پاؤ گے۔ اگر حسن و جمال نعمت ہے تو دیکھو والضحیٰ جیسا چہرہ ہے، واللیل جیسی کالی زلف ہے، مازاغ البصر جیسی پیاری آنکھیں ہیں، لاتحرك به جیسی نرم گفتار اور پر تاثیر زبان ہے، الم نشرح لك صدرك جیسا فراخ سینہ ہے، طٰہٰ جیسی روشن پیشانی ہے، یٰس جیسی وجاہت صرف اسی کی ہے۔

اگر صداقت کو نعمت کہتے ہو تو صدیق اکبر اس کے در کا غلام ہے۔ اگر عدالت نعمت ہے تو فاروق اعظم اس کے دربار کا پہریدار ہے، اگر غنیٰ نعمت ہے تو اس مستغنی کے در پر عثمان غنی بھی اس کا تربیت یافتہ ہے۔ اگر شجاعت و دلیری نعمت ہے تو حیدر کرار اس کا ایک سپاہی ہے اگر تدبر و حلم نعمت ہے تو معاویہ بن ابی سفیان جیسا حلیم و بردبار بادشاہ اس کا پانی بھرتا ہے۔ اگر قوت و طاقت، شوکت و سطوت، ہیبت و جلال نعمتیں ہیں تو یہ اس کے گھر کی باندیاں ہیں اگر عفت و پاکدامنی، للّٰہیت و تقویٰ، خشوع و خضوع، رحمدلی و اخوت، محبت و مودت نعمتیں ہیں تو اصل میں اسی کا فیض کہلاتی ہیں۔

قصہ مختصر! گویا جس ذات میں تمام خوبیاں جوش مارتی ہوں اور تمام خامیاں و نقائص جس سے دور بھاگتے ہوں وما ارسلناك الا رحمة للعالمین کا سراسجائے خلق عظیم کے اس پیکر اعظم کو دیکھو جس کا پیغام سچا بھی ہے، قابل عمل بھی ہے اور موجب امن بھی ہے۔ جس کی ذات کو قادرِ مطلق اور حکیم و خبیر ذات نے اسوۃ حسنۃ قرار دیا ہے وہ سراپا عبدیت، سراپا شرافت، سراپا علم، سراپا معرفت، سراپا حسن و جمال، سراپا صداقت، سراپا انصاف، سراپا عفت و حیا، سراپا شجاعت، سراپا عزیمت، سراپا حکمت، سراپا خوت اور سراپا رحمت نظر آتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

امن و آشتی، راحت و چین، اطمینان و سکون کو جس ذات کی کسوٹی پر پرکھا جائے، علم و معرفت جس کے کردار و عمل سے پیدا ہو، نظام عالم اور ابدی قوانین جس کی زبان کے مرہون منت ہوں۔ بقول شاعر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور بانی دارالعلوم دیوبند مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کے بقول

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

ربیع الاول کے مبارک مہینے میں اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جائکم رسول ایفائے عہد کی شکل میں نمودار ہوا۔ انسانوں کے خود تراشیدہ قوانین کی سنگلاخ اور پتھریلی زمین سے بے آب و گیاہ وادی مکہ میں ایسی کونپل نے جنم لیا جس نے شجرہ سایہ بن کر خدا کی ساری خدائی کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ جہالت ولا قانونیت کے بادل چھٹے اور علم و امن کی برکھا رم جھم رم جھم برسی۔ یعنی آقا نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ظلم و سربریت کی آندھیوں نے منہ موڑ لیا۔ جبر و جور کی چکیاں چکنا چور ہو گئیں، کفر و شرک کی تاریکیاں دم توڑ گئیں، مصنوعی معبود اوندھے منہ زمین پر آگرے، آتش کدے بجھ گئے، صنم کدوں میں بت پاش پاش ہوئے، فسق و فجور کی منہ زور لہریں بیٹھ گئیں۔ نفرتیں اور عداوتیں، اُنس و محبت میں بدلنا شروع ہوئیں، سرکشی و نافرمانی؛ تسلیم و رضا اور اطاعت کے سانچے میں ڈھلنے لگیں۔

فاران کی چوٹیوں پر ایک ایسی بازگشت لگی کہ مقصد بعثت پیغمبر کی روح جاگ اٹھی، ہر طرف خدا کی توحید کے ڈنکے بجنے لگے۔ معاشرے سے ناانصافی کو ختم کیا جانے لگا، انسان کو خدا کے در پر لانے کی علمی اور عملی جدوجہد شروع ہوئی، باطل نظام

www.ahnafmedia.com

کے بجائے آفاقی اور آسمانی نظام نافذ ہونے لگا، انسانیت سے سکھ کا سانس لیا، لڑائی جھگڑے اور کٹنے مرنے کی باتیں ناپید ہونا شروع ہو گئیں۔ خدا کے باغیوں سے معرکے لڑے جانے لگے، بدر واحد کی وادیاں تکبیر اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج اٹھیں۔

اسلام آگیا، مسلمان کو اپنے معبود حقیقی کی معرفت نصیب ہوئی نبی نے ان کے قلوب کا تزکیہ کیا، ان کے مابین تصفیہ کا عمل جاری کیا۔ اسی دوران ایک حکم نازل ہوا ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۔ جو تمہیں میرا رسول [محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] دے اسے لے لو اور جس سے روک دے اس سے رک جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عقیدہ توحید دیا ہم لے لیں، کفر و شرک سے روکا ہم رک جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عقیدہ ختم نبوت دیا ہم لے لیں ارتداد سے روکا ہم رک جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن دیا ہم لے لیں۔ تحریف شدہ اور تبدیل شدہ کتب سماویہ سے روکا ہم رک جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت دی ہم لے لیں۔ بدعات و رسومات سے روکا ہم رک جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مجتہد کی بات ماننے کا حکم دیا ہم مان لیں۔ اولیاء اللہ کی بے ادبی سے روکا ہم رک جائیں۔

اس لیے آج ہمیں سوچنا ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام پر ہم کو کھڑا کر کے گئے تھے ہم اس سے ہٹ تو نہیں رہے۔ ہم آج یہ فیصلہ کر لیں کہ ایمان و عمل والی زندگی بسر کرنی ہے۔ بدعقیدگی اور بدعملی سے دور رہنا ہے۔

مختصر یہ کہ ہمیں سنجیدگی سے اس پر غور کرنا ہو گا کہ ہمارے نبی پر جب ہمارے اعمال ان کے روضہ اقدس میں پیش کیے جاتے ہیں تو وہ ہماری کس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ جب ان کے حکم کے مطابق ان کی سیرت کو اپنایا جائے یا محض ان کا میلاد منایا جائے؟" ماننے "اور" منانے "کے فرق کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ کریں!

www.ahnafmedia.com

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں

عبدالعزیز انجم

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ وہ دشمن جو بظاہر دوست ہو، اس کے دانتوں کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے، یہ مقولہ قادیانیوں پر بالکل صادق آتا ہے جن کی سازشوں سے وطن عزیز کو ہر نازک موڑ پر بچھو کے ڈنگ کی طرح ڈسا گیا جس سے آج بھی پاکستان کا انگ انگ زخمی ہے۔ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں لیکن پھر بھی اپنے اصل موضوع کی طرف جانے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ اور حقائق کی روشنی میں قادیانیت کا چہرہ واضح کرتا جاؤں۔

مختصراً یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ قادیانیت محسن کائنات حضرت محمد ﷺ سے بغاوت کا نام ہے ہندوستان میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان اور پاکستان میں چناب نگر (ربوہ) کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر حیفا میں ہے۔ قارئین کو یہ جان کر بہت حیرت ہوگی کہ اسرائیل میں کسی مذہبی مشن کو کام کرنے کی اجازت نہیں لیکن قادیانیوں کو کھلی چھٹی ہے، یہاں نہ صرف ان کا مذہبی مشن مکمل سرکاری سرپرستی میں کام کر رہا ہے بلکہ سینکڑوں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں۔

مفکر پاکستان نے بہت ہی پہلے قادیانیت کے روپ میں سامراج کے خود کاشتہ پودے کو پہچان لیا تھا اور قادیانیوں کو قادیانیت اور یہودیت کا چربہ قرار دیا تھا یہی نہیں بلکہ وہ انہیں اسلام اور ملک کا غدار سمجھتے تھے۔ علامہ محمد اقبالؒ نے 1936 میں پنجاب مسلم لیگ کی کونسل میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تجویز پاس کرائی اور مسلم لیگی امیدواروں سے حلفیہ تحریر لکھوائی تھی کہ وہ کامیاب ہو کر قادیانیوں کو

www.ahnafmedia.com

غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لیے آئینی اداروں میں مہم چلائیں گے۔اسی طرح بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ سے 1948 میں کشمیر سے واپسی پر سوال کیا گیا کہ قادیانیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو انہوں نے فرمایا میری رائے وہی ہے جو علمائے کرام اور پوری امت کی رائے ہے اس سے ظاہر ہے وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے۔ اپریل 1974 میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں 140 تنظیموں اور ملکوں کے نمائندوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔پاکستان کی تاریخ میں 7 ستمبر 1974 کا دن ہمیشہ سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا جب قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔

قادیانیوں نے تشکیل پاکستان کی سخت مخالفت کی اور اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا قادیانیوں کی سازش کی وجہ سے ہی پاکستان کو گرداسپور اور پٹھان کوٹ جیسے اہم دفاعی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا جس سے بھارت کو کشمیر پر قبضے کے لئے راستہ مل گیا۔فطرت سے مجبور قادیانیوں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جس سے وہ وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہوں ۔ہفت روزہ تکبیر مارچ 1986 کے مطابق مشہور سراغرساں جیمز سالمن ونسٹنٹ نے انکشاف کیا کہ شہید ملت لیاقت علی خان کو قتل کرنے والا ایک جرمن جیمز کنز ہے اس کا نام قادیانی ہونے کے بعد عبدالشکور تھا اس کو سر ظفر اللہ نے قادیانی بنایا تھا۔

1973 میں قادیانیوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔1984 میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہونے پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے اس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ " احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا"۔ملک کے اندر سیاسی ایوانوں اور بیوروکریسی میں قادیانیوں نے اپنے اثر ورسوخ سے بہت سی سازشیں کیں طوالت

www.ahnafmedia.com

کی وجہ سے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ ملک کے اندر پھیلی بد امنی میں بھی ان کو نظر انداز نہی کیا جاسکتا کیونکہ یہود وہنود یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کی طاقت کو ختم کیا جائے اور قادیانیت جو ان کا خود کاشتہ پودا ہے وہ یہ سب خدمات اپنے آقاؤں کے لئے سرانجام دے رہی ہے۔

پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کیخلاف قادیانیوں نے بے شمار سازشیں کیں، یہاں پر قارئین کی آگاہی کے لئے صرف ایک ہی واقعہ کافی ہو گا۔ معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرہ آفاق کتاب ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم کے صفحہ 23 پر ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''معزز قارئین کو اس انتہائی افسوس ناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے لیے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کہوٹہ (ایٹمی پلانٹ) بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں، میں صرف ایک اور واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے واقعات کا ذکر نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں۔'' لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا۔

انہوں نے بتلایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا'' اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ

www.ahnafmedia.com

کے لیے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔ جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستانی ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا، کہا کہ آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے۔

ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں، میں آپ کو بتائوں آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے، میں بھی اٹھ بیٹھا۔ ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔

میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر، ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے کر جارہا ہے اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔

کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک سٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا یہ ہے آپ کا اسلامی بم۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟

میں نے کہا میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں۔ میں یہ بتانے یا پہچان

www.ahnafmedia.com

کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہو گا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبد السلام ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے، جس میں بقول سی آئی اے کے، اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، اچھا! تو یہ بات ہے۔

اسرائیل کیلئے پہلا ایٹم بم بنانے والے یہودی سائنسدان یو ول نیمان کے ساتھ ڈاکٹر عبد السلام کے گہرے یارانے تھے۔ یوول نیمان کی سفارش پر تل ابیب کے میئر نے وہاں کے نیشنل میوزیم میں ڈاکٹر عبد السلام کا مجسمہ یادگار کے طور پر رکھوایا۔ بھارت نے بھی اپنے ایٹمی دھماکے اسی مسلم دشمن سائنسدان یوول نیمان کے مشورے سے کئے۔

ڈاکٹر عبد السلام کے پاکستان دشمن بھارتی لیڈر نہرو کے ساتھ بھی گہرے مراسم رہے یہی نہیں بلکہ وہ بھارت کے متعدد سائنسی تحقیقی اداروں کے ممبر بھی رہے اور اسی وفاداری کے صلہ میں بھارت کی بہت سی یونیورسٹیوں نے اس کو اعزازی ڈگریاں دیں۔

کیا اب بھی قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے۔ یہود وہنود کی سرپرستی میں قادیانیوں کی سازشوں کی وجہ سے پاکستان کے ایٹمی اثاثے آج

www.ahnafmedia.com

پھر ملک دشمن طاقتوں کی زد میں ہیں۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر ڈاکٹر دین محمد فریدی کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں نے ایٹمی پلانٹ گروٹ ضلع خوشاب کے ساتھ موضع عینوں تحصیل نور پور میں 905 کنال 10 مرلے زمین خرید لی ہے یہ زمین 2011 میں انتقال نمبر 3420,3421,3422 اور 3423 کے تحت ایک کروڑ چوبیس لاکھ پچاس ہزار سات سو (1,24,50,700) روپے میں خریدی گئی۔ 18110 مرلہ یہ زمین کوڑیوں کے بھاؤ خریدی گئی ہے جس کی فی مرلہ قیمت 687.50 روپے بنتی ہے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی نے مزید بتایا کہ جب یہ زمین خریدی گئی اس وقت خوشاب میں تعینات ڈی پی او قادیانی تھا جسے بعد ازاں ایک اور معاملے میں معطل کر دیا گیا، لیکن قادیانی لابی کا اثر و رسوخ دیکھئے کہ اس کو سزا یا او ایس ڈی کرنے کے بجائے اس کو پولیس میں ہی ایک اہم عہدہ سونپ دیا گیا یہ ہم سب پاکستانیوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے اور حکمران طبقہ کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینا چاہئے۔

قادیانیوں کے اس اقدام سے تمام محب وطن پاکستانیوں میں اضطراب پایا جاتا ہے کیا یہ ارباب اختیار کی ذمہ داری نہیں کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کرائیں آخر اس حساس ایٹمی پلانٹ کے قریب اتنی زیادہ زمین کس مقصد کے لئے خرید کی گئی کہیں ایسا تو نہیں کہ یہودیوں کے ایجنٹ یہ قادیانی ایک بار پھر اسلامی ایٹم بم کی تاریخ دہرانا چاہتے ہوں؟

متعلقہ اداروں کا قومی فریضہ بنتا ہے کہ وہ اس کی مکمل تحقیقات کر کے حقائق قوم کے سامنے لائیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک کو ان سازشوں سے محفوظ رکھے اور یہ ملک دنیا کے نقشے پہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ (آمین)

www.ahnafmedia.com

سورۃ الفاتحہ ہر بیماری کی شفاء

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

سورۃ فاتحہ کے مختلف نام ہیں، فاتحہ کہتے ہیں شروع کرنے کو چونکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے یہی سورۃ لکھی ہے اس لیے اسے سورۃ فاتحہ کہتے ہیں اوراس لیے بھی کہ نماز میں قراءت بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔اس سورۃ کانام ام الکتاب بھی ہے، سورۃ الحمد اور سورۃ الصلوٰۃ بھی کہتے ہیں۔اس سورۃ کانام سورۃ الشفاء بھی ہے۔ اسی لیے حضرت عبد الملک ابن عمیر بطریق ارسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایاسورۃ فاتحہ ہر بیماری کے لیے شفاء ہے(دارمی، بیہقی)

اس سورۃ کانام سورۃ الرقیہ بھی ہے۔ اس سورۃ کانام سورۃ واقیہ بھی ہے اور کافیہ بھی ہے اس سورۃ کانام ام القرآن اور سورۃ الکنز بھی ہے۔

نبی پاک ﷺ کاارشاد ہے کہ ”مجھے گنج العرش (عرش کاخزانہ) سے چار چیزیں عطاکی گئی ہیں اس خزانہ سے ان چار چیزوں کے علاوہ اور کوئی چیز دوسرے کو نہیں دی گئی ہے اور وہ چار چیزیں یہ ہیں:1۔ام الکتاب (سورۃ فاتحہ)2۔آیۃ الکرسی 3۔سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں 4۔سورۃ کوثر

کتابوں میں یہ بھی ملتاہے کہ ابلیس بھی چار مرتبہ رویاتھا اور اپنے آنسو بہائے تھے ایک اس وقت جب اس پہ رب کی لعنت ہوئی۔دوسرااس وقت جب آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔تیسرااس وقت جب حضوراکرم ﷺ کو نبی ورسول بنایا گیا۔ چوتھا اس وقت جب یہ سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ نازل ہوئی یہ سورۃ ابلیس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

www.ahnafmedia.com

ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورۃ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پہ آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری)

اللہ پاک کتنا غفور الرحیم ہے کہ وہ اپنے بندے کی بخشش کے بہانے ڈھونڈتا ہے اب بندہ آمین اس وقت کہے گا جب نماز پڑھے گا کیوں کہ نماز میں ہی سورۃ فاتحہ کے بعد مومن بندہ پانچ وقت آمین کہتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "(ایک دن) جب کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے (یعنی جبرائیل نے) اوپر اوپر کی طرف دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی چنانچہ انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے آج سے پہلے یہ کبھی نہیں کھولا گیا تھا اور اس سے ایک فرشتہ اترا ہے، حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور کہا آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ ﷺ کو عطا کئے گئے، آپ ﷺ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دیئے گئے (ایک) سورۃ فاتحہ اور (دوسرا) سورۃ بقرہ کی آخری آیات، آپ ﷺ ان میں سے جس ایک حرف کی بھی تلاوت کریں گے (مضمون کی مناسبت سے) وہ چیز آپ ﷺ کو عطا کر دی جائے گی۔" (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کے رہبر، تمام نبیوں کے سردار شافع روز محشر، ساقی کوثر، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا، قرآن اپنے الفاظ اور معانی دونوں پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جو پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ہر سورۃ اور ہر آیت، ہر لفظ، ہر حرف پر معنیٰ اور بابرکت ہے۔ اس حدیث میں سورۃ فاتحہ

www.ahnafmedia.com

اور بقرہ کو دو نور سے تعبیر کیا گیا۔ ان کو "نور" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورۃ اور آیتیں قیامت کے روز روشنی کی شکل میں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں کے آگے چلیں گی۔

حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر آیتوں کو جو کوئی اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ ہدایت وسعادت عطا فرمائے گا جن پر یہ آیات مشتمل ہیں،۔ سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کی آخری آیتوں میں دو قسم کے کلمات ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو دعا پر مشتمل ہے دوسری قسم وہ ہے جو فقط حمد وثناء پر مشتمل ہے، لہٰذا جب وہ آیت یا آیت کا ٹکڑا پڑھا جائے گا جو دعا ہے جیسا کہ سورۃ فاتحہ آخری آدھے حصے میں اور سورۃ بقرہ کی آخری آیت میں ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے اور بندے کا سوال پورا کر دیا جاتا ہے اور پڑھنے والے کو وہ چیز ضرور عطاء کی جائے گی جس کا اس میں ذکر ہے۔

اسی طرح جب وہ آیت یا آیت کا ٹکڑا پڑھا جائے گا جو حمد وثناء پر مشتمل ہے تو اس کو وہی ثواب دیا جائے گا جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی شروع کی آیات میں ہے یا اللہ اس کے رسول اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ایمان وتصدیق ہے جو کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں میں سے پہلی آیات میں ہے تو اس کی قبولیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حمد وثناء اور اس ایمان وتصدیق کا اجر عطا فرماتا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں ساڑھے تین آیتیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور ساڑھے تین آیتیں بندے کیلئے، سورۃ فاتحہ کی دعا سب سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ قرار پائی ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو اس سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے دے اور اس کو اپنی بندگی پر اور گناہوں کے چھوڑنے پر مدد کر دے تو دنیا و آخرت میں اس کو کوئی برائی چھو نہیں سکتی۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سید المبلغین، رحمۃ اللعالمین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے قراءت کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کے

www.ahnafmedia.com

لئے وہی ہے جو وہ مانگے۔ ایک روایت میں ہے کہ "اس میں سے آدھی قرات میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے۔" جب بندہ الحمدللہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہیں میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب بندہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ ایاك نعبدوایاك نستعین کہتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے۔

حضرت سعید ابن معلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا، اس وقت میں نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر (نماز سے فارغ ہو کر) جب میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ "یارسول اللہ (اس وقت) میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے میں نے آپ ﷺ کا جواب نہیں دیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ (کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ اللہ اور رسول کا جواب دو جب کہ رسول اللہ تمہیں بلائیں اور ان کے حکم کی اطاعت کرو؟"

پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "قبل اس کے کہ ہم اس مسجد سے نکلیں کیا میں تمہیں قرآن کی ایک بہت بڑی (یعنی افضل) سورت نہ سکھلاؤں؟" پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور جب ہم مسجد سے نکلنے کو ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ کیا میں تمہیں قرآن کی ایک بہت بڑی سورت نہ سکھلاؤں؟" آپ نے فرمایا "وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین ہے وہ سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔ سورۃ فاتحہ کو "ایک بہت بڑی سورت" اس لئے فرمایا کہ وہ اللہ رب العزت کے نزدیک بڑی قدرت رکھتی ہے اور الفاظ کے اختصار کے باوجود اس کے فوا

www.ahnafmedia.com

ئد اور معانی بہت زیادہ ہیں۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ کا صرف ایک جزء کے تحت دین و دنیا کے تمام مقاصد آجاتے ہیں بلکہ بعض عارفین نے تو یہ کہا ہے کہ جو کچھ سابق آسمانی کتابوں میں ہے وہ سب قرآن مجید میں ہے اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سب سورۃ فاتحہ میں ہے جو کچھ سورۃ فاتحہ میں ہے وہ سب بسم اللہ میں ہے۔

"وہ سات آیتیں ہیں" جن سے در اصل قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ ولقد آتیناك سبعا من المثانی والقرآن العظیم (یعنی اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ) کو وہ سات آیتیں عطاء کی ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں (یا یہ کہ ان سات آیتوں کی ثنا کی گئی ہے ساتھ فصاحت اور اعجاز کے، اور ان سات آیتوں سے مراد سورۃ فاتحہ ہے) اور دیا ہے ہم نے آپ کو قرآن عظیم یہاں "قرآن عظیم" سے بھی "سورۃ فاتحہ" مراد ہے، کیوں کہ سورۃ فاتحہ باعتبار معانی و فوائد کے قرآن کا "جزو اعظم ہے اس لئے مبالغۃ" فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے۔

قرآن وسنت کی نشر واشاعت کا عالمی ادارہ

دار الایمان

محمد الیاس گھمن

کی تمام تالیفات، مدلل بیانات، آڈیو ویڈیو سی ڈیز، میموری کارڈز
اور مسلک اھل السنۃ والجماعۃ کے نامور مصنفین اور محققین کی تصنیفات کا مرکز

دار الایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0423-7350016, 0321-4602218

www.ahnafmedia.com

کیا نظر تھی جس نے مُردوں کا مسیحا کر دیا

معظمہ کنول

عرب قوم جس کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی، پلے، بڑھے اور جوان ہوئے یقینا وہ ایک خونخوار اور جنگ جو قوم تھی، تہذیب وتمدن سے نابلد، برائیوں کے خوگر، معرفت الٰہی سے کوسوں دور اور طبیعت کے اعتبار سے انتہائی سخت اجڈ اور گنوار تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم نے ان کو ایسا بدلا کہ ساری دنیا کے لیے وہ ہدایت کے روشن چراغ بن گئے، جو پہلے گنوار تھے مہذب بن گئے، مشرک تھے موحد ہو گئے، سخت تھے نرم ہو گئے، جو پہلے بے حیثیت تھے وہ دنیا کے امام بن گئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیقیت کا مقام نہ ملتا اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب نہ ہوتی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غنی اور ذوالنورین (دو روشنی والے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شیر خدا کا خطاب اور اعزاز ملنا رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور محبت کا اثر ہے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی عرب کے باہر سے تشریف لائے، کوئی تعارف اور سناشائی نہیں، پہلے غلام تھے لیکن اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وصحبت نے انہیں وہ مقام عطا کیا کہ تمام مسلمانوں کے وہ چہیتے اور سردار بن گئے۔ بقول شاعرؒ

خود نہ تھے جو راہ پہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

www.ahnafmedia.com

2050ء کا تصوراتی پاکستان

محمد نعیم اللہ

امریکہ میں ای۔بی۔ایم کے دو ذہین افراد کے درمیان چیت

جوزف: ہیلو مارک۔ کل تم آفس نہیں آئے تھے؟ خیریت؟

مارک: ہاں یار۔ میں پاکستانی ایمبیسی گیا تھا۔ ویزہ لینے۔

جوزف: واقعی؟ پھر کیا ہوا؟ میں نے سنا ہے آج کل انہوں نے بہت سختیاں کر دی ہیں

مارک: ہاں۔ لیکن میں نے پھر بھی کسی نہ کسی طرح لے ہی لیا۔

جوزف: بہت اچھے یار۔ مبارک ہو۔ یہ بتاؤ کہ ویزہ پراسیس میں کتنا وقت لگا؟

مارک: بس کچھ مت پوچھ! تقریباً مہینہ بھر لگ گیا پہلی بار جب میں پاکستان ایمبیسی گیا تھا تو صبح 4:30 پر وہاں پہنچا مجھ سے پہلے 10 لوگ کھڑے تھے لمبی قطار اور ہاں مجھ سے کچھ آگے بل گیٹ بھی اپنا پاسپورٹ اور بینک سٹیٹمنٹ ہاتھ میں لیا لائن میں کھڑا تھا۔

جوزف: اچھا۔ بل گیٹ کو ویزہ مل گیا۔

مارک: نہیں۔ انہوں نے خطرہ ظاہر کیا ہے کہ بل گیٹ پاکستان جانے کے بعد وہاں سلپ ہو جائے گا اور امریکہ واپس نہیں آئے گا۔

جوزف: یار۔ پاکستانی ایمبیسی کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اسلام آباد میں ہماری امریکن ایمبیسی تو پاکستانیوں کو ایک گھنٹے میں ویزہ دے دیتی ہے۔ پھر یہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟

مارک: ارے یار۔ تمہیں تو پتہ ہے پاکستان اس وقت دنیا کی سپر پاور ہے۔ اس کا ویزہ لینا گویا مریخ کا ویزہ لینے کے برابر ہے اور پھر قصور ہمارا امریکیوں کا بھی ہے۔ ہم بھی وہاں وزٹ ویزہ پر جا کر واپس نہیں آتے نا۔

جوزف: اچھا یہ بتاؤ۔ تمہیں ویزہ کیسے مل گیا؟

www.ahnafmedia.com

مارک: میں نے وہاں کی مشہور فرم "پھالیہ شوگر ملز لمٹیڈ" سے بزنس وزٹ کا انویٹیشن منگوایا تھا۔ بس اسی بنیاد پر کام بن گیا۔

جوزف: ایک بار پھر مبارک ہو۔ یہ بتاؤ کب جا رہے ہو پاکستان؟

مارک: جیسے ہی ٹکٹ ملا، دراصل میں نے دنیا کی مشہور ترین اور اعلیٰ کلاس کی ایئر لائن میں ٹکٹ کے لیے درخواست دی ہے، بچپن سے خواب تھا کسی دن پاکستان انٹر نیشنل ایرلائنز PIA میں سفر کر سکوں، ٹکٹ مل گیا تو میرا دیرینہ خواب پورا ہو جائے گا۔

جوزف: پاکستان میں کتنا عرصہ رکو گے؟

مارک: کتنا عرصہ؟ کیا مطلب؟ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو پاکستان چھوڑ کر واپس امریکہ آنے کی سوچوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے انٹرنیٹ پر چیٹ کے ذریعے پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور کے مضافات میں ایک صحت افزا مقام "کامونکی" ہے وہاں میری منگیتر ہے اس سے رشتے کی بات چل رہی ہے۔ میں اس سے شادی کر کے گرین پاسپورٹ اپلائی کر دوں گا اور وہیں سیٹ ہو جاؤں گا۔

جوزف: یار تم بہت خوش قسمت ہو۔ لیکن تمہارے ماں باپ کا کیا ہو گا؟

مارک: پاکستانی گرین پاسپورٹ مل جانے کے بعد میں ماما-پاپا کو بھی وہیں بلا لوں گا۔

جوزف: کس شہر میں رہنا پسند کرو گے؟

مارک: میری منگتر نے مجھے کہا ہے کہ پنجاب سٹیٹ صحت و صفائی کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے ویسے تو دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔ لیکن ہم کراچی سیٹل ہوں گے۔ وہاں آپر چیونٹیز بہت ہیں۔ پتہ ہے نا؟ کراچی اس وقت دنیا میں ٹریڈ اور ٹیکنالوجی کے لحاظ سے اول نمبر کا شہر ہے اور وہاں کا 660 منزلہ حبیب بنک پلازہ دیکھنا بھی میری زندگی کی بہت بڑی خواہش ہے۔ سنا ہے اس کی اوپر کی 200 منزلیں بادلوں میں ڈھکی رہتی ہیں۔ واؤوؤ واٹ آڈریم یار۔

www.ahnafmedia.com

جوزف: اچھا یہ بتاؤ اپنے ساتھ کتنے ڈالرز لے کر جاؤ گے ؟

مارک: ڈالرز ؟ وہاں کون پوچھتا ہے۔ تمہیں پتہ ہے ایک پاک-روپے کے مقابلے میں آج کل 210 ڈالرز بنتے ہیں۔ یعنی میری اگر وہاں 10 ہزار پاکستانی بھی تنخواہ نکل آئی تو امریکہ میں چند مہینوں میں لاکھوں پتی بن جاؤں گا۔

جوزف: میں نے سنا ہے پاکستان کا لائف سٹینڈرڈ بہت اعلیٰ ہے۔

مارک: ہاں۔ ایسے ہی ہے۔ وہاں پر BMW لکژری کار 25 ہزار پاک روپے میں، جبکہ مرسٹڈیز 32 ہزار میں مل جاتی ہے۔ لیکن میں تو سوزوکی یا چنگ چی لوں گا۔ خالصتاً پاکستانی میڈ آٹوز ہیں۔ کچھ مہنگی ہیں لیکن بہت اعلیٰ کلاس کی ہیں۔

البتہ کراچی میں فلیٹ بہت مہنگے ہیں اور کوئی بھی بلڈنگ 100 فلور سے کم تو ہے ہی نہیں۔ انسان ہر وقت خود کو فضاؤں میں اڑتا محسوس کرتا ہے۔

جوزف: اچھا یہ بتاؤ کہ وہاں کام کیا کرو گے ؟

مارک: میں نے معلومات کی ہیں۔ وہاں پر آئی-ٹی میں بہت سکوپ ہے۔ لیکن تم تو جانتے ہو وہ ہمارے ملک کے تعلیمی معیار کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اس لیے مجھے شروع میں وہاں کسی کسان کے 'گدھے' وغیرہ نہلانے پڑیں گے۔ یا پھر ہو سکتا ہے کسی مشہور پارک کے دروازے پر 'جوتے پالش' کا کھوکھا ہی کھول لوں۔ کچھ نہ ہوا تو ٹیکسی کا لائسنس کرلوں گا۔ امریکہ سے تو پھر بھی کئی گنا بہتر کمالوں گا۔ اور ہاں اگر میں وہاں کا گرین پاسپورٹ ہولڈر ہو گیا تو پھر ساری زندگی حکومت مجھے بے روزگاری الاؤنس اور میڈیکل سہولیات فری فراہم کرے گی اور گرین پاسپورٹ کی بنا پر مجھے دنیا کے 80 فیصد ممالک میں بغیر ویزے کے وزٹ کرنے کی سہولت مل جائے گی۔

جوزف: بہت خوب۔ یہ بتاؤ۔ تمہیں ان کی زبان کیسے آئے گی ؟

مارک: اوہ بھائی۔ میں پچھلے 10 سال سے اردو لینگوئج سیکھ رہا ہوں۔ کالج میں آپشنل

www.ahnafmedia.com

سبجیکٹ بھی اردو ہی لیا تھا اور ہاں میں نے TOUFL بھی A گریڈ میں پاس کیا ہے۔

جوزف: یہ TOUFL کیا ہے؟

مارک: Test Of Urdu as a Foreign Language

جوزف: بہت خوش قسمت ہو یار، کاش میں تمہاری جگہ ہوتا! وہاں پر ٹرین سسٹم بہت اچھا ہے؟

مارک: ہاں! کراچی سے لاہور اور وہاں سے پشاور اور کوئٹہ کے لیے دنیا کی تیز ترین اور آرام دہ ترین ٹرین "تیز گام" چلتی ہے۔ اس میں سفر کا بھی اپنا ہی مزہ ہے۔

جوزف: سنا ہے ہمارا صدر اگلے مہینہ امداد لینے پاکستان بھی جائے گا؟

مارک: ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اور قرضے بھی ری-شیڈول کروانے ہیں۔

جوزف: ہمارا پرائمری سکول کا کلاس فیلو "پیٹر" وہ بھی تو کہیں پاکستان میں سیٹ ہے؟

مارک: ہاں! وہ کوئٹہ کے قریب وادی "پوستان" میں سیٹ ہے۔ کھیت سے پوست اکٹھی کرنے کا کام کرتا ہے ایک سیزن میں اتنا کما لیتا ہے کہ باقی 6 ماہ بیٹھ کر کھاتا رہتا ہے۔

جوزف: یار میں بھی پاکستانی ویزہ کے لیے اپلائی کرنا چاہتا ہوں مجھے کچھ انسٹرکشن تو دو؟

مارک: پاکستانی ایمبیسی میں ہمیشہ شلوار قمیض پہن کر جانا وہ لوگ اپنے قومی لباس کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور کوشش کرنا کہ ویزہ کی درخواست انگریزی کی بجائے اردو میں پُر کرنا۔ اس سے بھی اچھا تاثر ملے گا۔

اور ایمبیسی میں داخل ہوتے ہی 'السلام علیکم۔ جناب کیا حال ہے؟' کہنا مت بھولنا۔ اس سے پتہ چلے گا کہ آپ کتنے مہذب ہو۔

جوزف: تھینک یو یار۔

مارک: تھینک یو نہیں شکریہ۔ اب میں پاکستانی ویزہ ہولڈر ہوں۔ مجھے شکریہ کہنے میں فخر ہے۔ خدا حافظ

www.ahnafmedia.com

اچھا اور ڈراؤنا خواب

مولانا محمد امان اللہ حنفی

آصف گھر میں داخل ہوتے ہی تھکاوٹ کی وجہ سے کسی کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، سارا دن کام کرنے کی وجہ سے اس کا جسم تھکاوٹ کی ٹیسیں محسوس کر رہا تھا اس نے اپنے جوتے بھی نہیں اتارے تھے اور بس پاؤں لٹکا کر بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنی کلائی کو پیشانی پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ آصف کے اس طرح کمرے میں جانے سے اس کی ماں نے اندازہ لگایا کہ بیٹا بہت تھکا ہو گا یا پھر اس کو کوئی پریشانی ہو گی جس کی وجہ سے آج ہمارے پاس بیٹھنے کے بجائے سیدھا کمرے میں چلا گیا۔

ماں؛ اپنے بیٹے کی تھکاوٹ کا اندازہ کر چکی تھی اس لیے وہاں سے جلدی سے اٹھی اور چائے کے لیے پانی چولہے پر رکھ دیا۔ گلاس میں پانی ڈال کر پروین [جو اس کے اکلوتے بیٹے آصف کی بیوی تھی] کو گلاس تھماتے ہوئے کہا: جا بیٹی! اپنے گھر والے پانی پلا، میں چائے بنا کر کچھ دیر میں آتی ہوں۔ لگتا ہے آصف بہت تھکا ہوا ہے۔ بیٹی جا اور اس سے خیر خیریت دریافت کر تاکہ آصف کی تھکاوٹ ختم ہو اور تیری محبت اس کے دل میں آئے۔

پروین نے اپنی ساس سے پانی کا گلاس لیا اور کمرے میں داخل ہو گئی آصف کو اس طرح لیٹے دیکھ کر گلاس میز پر رکھ دیا۔ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی اپنی سانس کو روک کر اپنے چہرے کا رنگ سرخ کرتے ہوئے بولی: اف خدایا! پھنس گئی میں تو۔ آصف نے جھٹ سے اپنی پیشانی سے بازو ہٹایا اور پروین کی طرف دیکھتے ہوئے بولا: کیا ہوا پروین کہاں پھنس گئی؟ ہر وقت جلی بھنی سی باتیں کرتی رہتی ہو؟ یہ سنتے ہی

www.ahnafmedia.com

پروین ایسے بولی جیسے پہاڑ سے لاوا نکل رہا ہو۔ تیری ماں کے ہر کام میں ٹانگ اڑانے سے میں تنگ آ گئی ہوں۔ ہم دونوں میاں بیوی کو بالکل بھی اکٹھا بیٹھے نہیں دیکھ سکتی وہ چاہتی ہے کہ آصف بیوی سے نہیں بلکہ ماں سے محبت کرے۔

اب یہ ایک گلاس پانی لانے کے لیے بھی مجھے پہلے ساس سے اجازت لینی پڑی ہے پھر لے کر آئی ہوں، چائے کا ایک کپ بنانے کے لیے بھی پہلے اجازت لو پھر بناؤ۔ دیکھو آصف! سیدھی سی بات ہے کہ تیری ماں کا رویہ میرے ساتھ یہی رہا تو میرا اس گھر میں رہنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

اسی دوران باہر سے ماں نے پروین کو آواز دی۔ پروین باہر گئی ماں نے کہا بیٹی چائے تیار ہو گئی ہے میں نے دو کپوں میں ڈال دی ہے پروین کی ٹھوڑی پر پیار سے اپنا ہاتھ دباتے ہوئے کہا ایک اپنی پیاری بہو کے لیے اور ایک اس کے شوہر کے لیے۔ جا بیٹی دونوں بیٹھ کر مل کر پیو اور سدا خوش رہو۔

پروین نے ٹرے کو اٹھایا اور کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اپنے تیور چڑھاتے ہوئے بولی: دیکھا آصف! باہر میرے ساتھ کیا ہوا؟ صرف یہ دو کپ چائے ہی تو میں نے بنائے تھے آخر یہ غصے کی کون سی بات تھی؟ جیسے ہی میں نے دوسرے کپ میں چائے ڈالی تیری ماں نے مجھے خوب کوسا اور کہا پہلے تو نے ایک کپ چائے کا کہا تھا یہ دوسرا کس کے لیے ڈال کر لے جا رہی ہو؟ ہر وقت کھانے پینے میں لگی رہتی ہو۔؟

آصف نے یہ سب باتیں خاموشی سے سنیں پانی کا گلاس پیا اور اپنی بیوی سے چائے لیتے ہوئے کہنے لگا:

پروین دیکھو! آپ کو میری زندگی میں آئے ابھی دو ماہ بھی پورے نہیں ہوئے ابھی آپ گھر کا کام کاج بھی نہیں کرنے لگی۔ زیادہ سے زیادہ میرے لیے چائے بناتی ہو۔ ماں نے مجھے بچپن سے پالا ہے میں ماں کو اچھی طرح جانتا ہوں زندگی کے 26

www.ahnafmedia.com

سال ماں کے ساتھ رہا ہوں اس کی محبت کا اندازہ لگانا مشکل ہے ایسے اخلاق والی ماں تو چراغ ہاتھ میں لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ میری شادی سے پہلے اس گھر میں ہر طرح کا سکون تھا گھر میں صرف میری ماں اور میں ہوتے تھے اب اگر گھر کا سکون خراب ہونے لگا تو وہ اس کی وجہ کیا صرف میری ماں ہے؟

پروین نے یہ باتیں سنیں اور جھلس کر بولی: آصف! میں نے کہہ دیا ناں! میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔ تیری ماں کے ساتھ۔ آصف نے کہا میں ماں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ پروین نے اپنے حسن پر ناز کرتے ہوئے کہا پھر مجھے چھوڑ دو، آصف کو یہ سن کر غصہ تو بہت آیا مگر چپ ہو کر باہر چلا گیا۔

رات کافی ڈھل چکی تھی، پورا شہر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ آصف آج رات گھر نہ آیا وہ اپنے کسی دوست کے ہاں چلا گیا۔ اس کی بوڑھی ماں کبھی دروازے تک آتی اور کبھی اپنے کمرے میں۔ وہ بہت زیادہ غمگین دکھائی دے رہی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے دوپٹے سے آنسو پونچھتی اور رو رو کر اپنے بیٹے آصف کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

جبکہ پروین نے رات ہوتے ہی کمبل اوڑھ لیا اور نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ اسی دوران اس نے خواب دیکھا کہ آج پھر اس نے آصف کو جب اس کی ماں کی شکایت لگائی تو وہ بھی غصہ میں آ گیا۔ دونوں میں زور زور کی باتیں ہوتی رہیں۔ انہی باتوں باتوں میں پروین نے آصف سے کہا کہ یا اس گھر میں تمہاری ماں رہے گی یا پھر میں رہوں گی۔ آصف نے اس کی یہ بات سن کر کہا کہ اگر تیرا یہی فیصلہ ہے تو پھر جا میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔ پروین ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اس کی پیشانی پر پسینہ بہہ رہا تھا چیختی ہوئی باہر نکلی اور اپنی ساس سے گلے لگ کر خوب رونے لگی اور کہا کہ اماں جی مجھے معاف کر دیں۔ ساس نے پروین کو تسلی دی اسی دوران دستک ہوئی۔ کون؟ ماں جی میں آپ کا بیٹا آصف۔

www.ahnafmedia.com

مجرم

ظہور الٰہی جنجوعہ

اس کی شادی میں تاخیر کیوں ہوتی رہی؟ وہ لڑکی کیوں رضامندی کا اظہار نہیں کرتی تھی۔ یہ اپنی کس بات پر اڑا رہا؟ اس ساری داستان میں کون مجرم تھا؟ اس کا جرم کیا تھا؟ اس کو جرم کی سزا کیا ملی؟ آیئے پڑھتے ہیں ظہور الٰہی کی اس تحریر میں

میں نیول فورس کراچی میں تھا اور میری منگنی ماموں کی بیٹی کے ساتھ ہو چکی تھی اور میرے ماموں فوج میں کرنل تھے۔ اسی دوران کراچی میں ایک بزرگ کے ساتھ میرا کچھ تعلق بن گیا۔ ان کی صحبت کی وجہ سے مجھ میں باطنی اور ظاہری بہت سی تبدیلی آنی شروع ہو گئی اور اس تبدیلی کا ظاہری اثر یہ ہوا کہ میں نے ڈاڑھی رکھ لی۔ اس کے بعد جب شادی کرانے کیلئے میں چھٹی پر گھر گیا تو گھر والے سب ناراض ہوئے کہ ڈاڑھی کیوں رکھی ہے؟ ابھی تم جوان ہو اور تمہاری شادی کرنی ہے لہٰذا ڈاڑھی کو کٹا دو تو میں نے کہا کہ میں نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھی ہے اب یہ نہیں کٹا سکتا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہارا ماموں اپنی بچی کی شادی نہیں کرے گا جب تک ڈاڑھی نہیں کٹاؤ گے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رکھی ہے اس لیے یہ نہیں کٹ سکتی، چاہے شادی ہو یا نہ ہو۔

ادھر ماموں کو معلوم ہوا تو ماموں نے بھی ڈاڑھی کٹانے کی قید لگا دی کہ جب تک ڈاڑھی نہیں کٹاؤ گے میں اپنی بچی کی شادی تمہارے ساتھ نہیں کروں گا۔ آخر میں شادی کرائے بغیر چھٹی گزار کر واپس ڈیوٹی پر کراچی آ گیا۔ شادی لیٹ سے لیٹ ہوتی گئی۔ آخر لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ میری شادی کرا دیں۔ ڈاڑھی میں خود کٹوا دوں گی، یہ چیز آپ میرے اوپر چھوڑ دیں۔ گھر والوں نے شادی کے دن

www.ahnafmedia.com

مقرر کر کے مجھے اطلاع کر دی۔

میں چھٹی لے کر گھر چلا گیا اور مقررہ تاریخ پر میری شادی ہو گئی۔ شادی کے چند دنوں کے بعد ایک رات میں سویا ہوا تھا کہ میری بیوی نے میری والدہ سے کہا کہ غلام رسول کی سوتے میں ایک طرف سے ڈاڑھی کاٹ دیتے ہیں پھر خود ہی ساری صاف کر دے گا، آپ والدہ ہیں آپ کو کچھ نہیں کہے گا اور اگر میں کاٹوں کی تو مجھ سے ناراض ہو گا۔ میری والدہ اُس کی باتوں میں آگئی اور اس طرح میری والدہ کو باتوں میں پھسلا کر میری ایک طرف سے ڈاڑھی کاٹ دی گئی، جب میں سو کر اٹھا اور آئینہ کے سامنے گیا تو دیکھا کہ میری ڈاڑھی ایک طرف سے کٹی ہوئی ہے۔ مجھے دیکھ کر بہت دلی رنج اور صدمہ ہوا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ والدہ صاحبہ نے ایسا کیا ہے، والدہ کا سن کر میں خاموش ہو گیا کہ رب العزت کا حکم ہے کہ والدین کو اُف بھی نہ کہو اور اب والدہ کو کیا کہوں؟ یہ سوچ کر خاموش ہو گیا اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا، باقی ڈاڑھی کو برابر کر لیا اور چھٹی کے بقایا دن خاموشی سے گزار کر واپس کراچی آ گیا۔

ڈاڑھی آہستہ آہستہ پھر بڑی ہو گئی، کراچی سے میں گھر والوں کی خیر خیریت معلوم کرنے کیلئے خط لکھتا رہا مگر گھر سے نہ ہی بیوی کی طرف سے اور نہ والدہ کی طرف سے کوئی جواب آتا۔ آخر 6 ماہ کے انتظار کے بعد میں چھٹی لے کر گھر گیا تو دیکھا کہ بیوی یرقان سے بیمار ہو کر بالکل سوکھ چکی ہے اور والدہ بھی بیمار اور ایک ہاتھ کو کوڑھ ہو چکا ہے اور گوشت اتر کر ہاتھ کی ہڈیاں نظر آ رہی ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی بیوی اور والدہ دونوں رونا شروع ہو گئیں اور بیوی قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگیں اور والدہ میرے گلے لگ کر رونے اور معافی مانگنے لگیں۔ میں نے کہا آخر بات کیا ہے؟ مجھے کچھ بتاؤ تو سہی؟ کہنے لگیں کہ پہلے آپ ہمیں معاف کریں، پھر بتائیں گے۔ میں نے کہا کس بات کی معافی، آخر ہوا کیا ہے؟ کہنے لگیں پہلے معاف کریں۔ میں نے کہا کہ معاف کیا۔ والدہ

www.ahnafmedia.com

نے کہا کہ بیٹا میں نے اسی ہاتھ سے آپ کی ڈاڑھی کاٹی تھی جس دن ڈاڑھی کاٹی تھی، اسی دن سے اس ہاتھ میں تکلیف شروع ہوگئی تھی۔ اور اب یہ حالت ہے، بیوی نے کہا میں نے ڈاڑھی کٹوائی تھی۔ اس کی مجھے یہ سزا ملی ہے کہ میں یرقان کی مریضہ ہو کر مرنے کے قریب پہنچ چکی ہوں۔ آپ ہمیں اللہ کیلئے معاف کر دیں۔

میں نے والدہ صاحبہ اور بیوی دونوں کو کہا کہ اصل میں آپ میرے مجرم نہیں ہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم ہیں۔ آپ نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تھی، اس لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے دل سے معافی مانگیں، میں نے تو معاف کر ہی دیا ہے۔ والدہ اور بیوی دونوں نے اللہ سے رو رو کر سچے دل سے معافی مانگی۔ تو اس کے بعد بغیر دوائی و علاج کے والدہ صاحب اور میری بیوی دونوں ہی خود بخود ٹھیک ہونا شروع ہو گئیں اور آہستہ آہستہ صحت مند ہو گئیں۔

www.ahnafmedia.com

زندگی ایسے گزاریں!!

اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

منتظمہ: مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن خواتین کے باپردہ ماحول میں اصلاحی بیان فرماتے ہیں۔ افادۂ عام کی غرض سے پیش خدمت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنْ لاَّ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا أَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِی إِلَی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَرْضِیَّۃً فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی۔

(سورۃ الفجر:27تا30)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

دنیادارالعمل ہے:

میری نہایت واجب الاحترام ماؤ بہنو اور بیٹیو! میں نے آپ کے سامنے پارہ نمبر30 کی سورۃ فجر کی آیت نمبر 27 تا 30 تلاوت کی ہیں ان آیات میں اللہ نے جنتی ذات اور جنتی انسان کی بات کی ہے، دنیادارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء ہے آخرت

www.ahnafmedia.com

کے دارالجزاء کے دو ٹھکانے ہیں ایک کا نام جنت ہے اور ایک کا نام جہنم ہے۔ درمیان ایک تیسرا ٹھکانہ ہے جسے اعراف کہتے ہیں لیکن وہ عارضی جگہ ہے۔

لوگوں کی تین اقسام:

قیامت کے دن جب اعمال کا حساب ہو گا تو تین قسم کے افراد ہوں گے۔

1: وہ افراد جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے۔

2: وہ افراد کہ جن برے اعمال زیادہ ہوں گے۔

3: وہ افراد کہ جن نیک اور اعمال اور برے اعمال برابر ہوں گے۔

جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۔ (سورۃ القارعۃ: 6،7)

تو وہ بہترین پسند کی زندگی میں ہوں گے یعنی جنت میں ہوں گے اور جن کے برے اعمال زیادہ ہوں اور نیک اعمال کم ہوں گے تو اللہ پاک قرآن کریم میں ان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ○ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ○

(سورۃ القارعۃ:8،9)

جن کے نیک اعمال کم اور گناہ زیادہ ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

کیونکہ آگے خود اللہ رب العزت نے وضاحت فرمادی: وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ (سورۃ القارعۃ:10،11)

یہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ یہ آگ ہے جلا ڈالنے والی یہ آگ ہے، اسی کا نام جہنم ہے۔ گویا تین قسم کے افراد ہیں۔

1: جن کے نیک اعمال زیادہ، 2: جن کے گناہ زیادہ، 3: جن کے نیک اعمال اور برے اعمال برابر۔

www.ahnafmedia.com

اعراف والے کون ہیں؟:

جن کے نیک اعمال اور برے اعمال برابر ہیں ان کے بارے میں نے میں عرض کیا کہ ان کا ٹھکانہ اعراف ہے۔ بالآخر یہ اعراف سے نکل کر جنت میں چلے جائیں گے اعراف اس دیوار کا نام ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان مین ہے۔ جنتی بالآخر جنت میں جائیں گے۔

نفس کی تین اقسام اور ان کی تشریح:

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے انسان کے نفس کے لیے، انسان کی ذات کے لیے تین قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ 1: نفس امارہ۔ 2: نفس لوامہ۔ 3: نفس مطمئنہ

1: نفسِ امّارہ

نفس امارہ کے بارے میں قرآن کریم میں ہے: وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورۃ یوسف:53)

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو شاہ مصر نے پیغام بھیجا اور ان کو جیل سے خلاصی ملی تو حضرت یوسف نے خلاصی ملنے سے قبل شاہ مصر کو پیغام بھیجا کہ جاؤ پہلے ان عورتوں سے پوچھو جن عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے وہ کیا کہتی ہیں؟ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ۔ (سورۃ یوسف:50)

حضرت یوسف بے گناہ تھے تو حضرت یوسف نے فرمایا: : وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورۃ یوسف:53)

2: نفسِ لوّامہ:

ایک ہے "نفسِ لوامہ" اس کے بارے میں اللہ پاک قرآن کریم میں پارہ

www.ahnafmedia.com

نمبر29سورۃ قیامۃ میں ارشاد فرماتے ہیں: لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ۔ (سورۃ القیامۃ:1تا3)

3:نفسِ مطمئنہ:

اور جو میں نے سورۃ الفجر کی آیات تلاوت کی ہیں اس میں آیت نمبر27میں ہے:يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ (سورۃ الفجر:27)

نفس کی تین قسمیں ہو گئی۔1:نفس امّارہ۔2:نفس لوّامۃ۔3:نفس مطمئنہ

نفسِ امّارہ کی تشریح:

نفس امارہ وہ ہے جو انسان کو ہمیشہ گناہ پر ہی ابھارتا ہے تو جب انسان محنت،مشقت اور مجاہدہ کرے اور اپنے نفس کو کنٹرول کرے تو امارہ سے نکل کر نفس لوامۃ کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔

نفسِ لوّامہ کی تشریح:

لوّامۃ کا معنیٰ ہے کہ چھوٹی خطا ہو تو نفس اس پر ملامت کرے اور اس کے بعد درجہ ہے نفس مطمئنہ کا۔

نفسِ مطمئنہ اور نفس نبوت:

عام انسان کا نفس، نفس مطمئنہ کے مقام پر بڑے مجاہدات یا اولیاء وانبیا کی صحبت کی برکت سے پہنچتا ہے اور اللہ رب العزت کے نبی کا نفس ابتداء ہی سے نفس مطمئنہ ہوتا ہے جہاں عام انسانی نفس کی انتہاء اور اختتام ہوتا ہے وہاں نفس نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزاء ہے۔اب ہم نے محنت کرنی ہے کہ اپنے نفس کو نفس امارہ سے نکال کر نفس لوامۃ اور نفس لوامۃ سے نکال کر نفس مطمئنہ بنائیں۔اب یہ کیسے ہو گا؟

www.ahnafmedia.com

دنیا کی حقیقی زندگی کا خلاصہ:

دو قسم کے اعمال ہیں۔ 1: نیک اعمال۔ 2: برے اعمال

اعمال صحیحہ اور اعمال سیئہ، اچھے اعمال اور برے اعمال ہمیں ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیک اعمال کا اہتمام کریں اور برے اعمال سے بھرپور بچنے کی کوشش کریں اور اگر کسی وقت انسان کوئی برا عمل اور گناہ والا عمل کر دے تو انسان کوشش کرے کہ فوراً توبہ کر کے اپنے برے اعمال کو ختم کرے اور اپنے نیک عمل کو شروع کرے اور برے اعمال کو نیک اعمال سے بدلنے کی کوشش کرے گناہوں سے انسان بچے اور نیک اعمال پر انسان توجہ دے، تو اعمال صالحہ کو اختیار کرنا ہے، اعمال سیئہ سے بچنا ہے۔ یہی خلاصہ ہے دار العمل کی حقیقی زندگی کا۔

زندگی گزارنے کا قرآنی اصول:

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اس بات کو ان الفاظ میں سمجھایا ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (سورۃ الحشر:7)

جس بات کی میرا پیغمبر اجازت دے اسے لے لو اور جس کام سے میرا پیغمبر منع کرے اس کام سے باز آجاؤ۔

تو دار العمل میں ہمیں دو چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے زندگی بالکل مختصر ہے زندگی بالکل ناپائیدار ہے دار العمل میں ہم آئے ہیں عمل کرنے کے لیے یہاں مستقل ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آئے۔ یہ عیش و عشرت کی جگہ نہیں ہے۔ من مانی کی زندگی گزارنے کی جگہ نہیں۔ بلکہ آخرت کی تیاری کرنے کی جگہ ہے۔ جب بھی انسان کسی دوسرے کی موت کو سنتا ہے یا دیکھتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

کچھ سوچ آخرت کی:

تو انسان کو فوراً اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ میں نے دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا۔ میں نے دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے۔ اگر میں نے آج اپنی آخرت کو نہیں بنایا، اگر آج میں نے اپنی زندگی کو نہیں بدلا تو موت کے بعد میرا کیا بنے گا؟ دنیا میں انسان مصیبت میں پھنس جائے تو وہ ٹل جاتی ہے ختم ہو جاتی ہے دنیا کی قید میں جائے اس سے رہائی عدالتوں یا سفارشوں کے مل جاتی ہے لیکن موت کے بعد کی زندگی ایسی ہے کہ مرنے کے بعد واپسی کی کوئی صورت نہیں۔ قبر سے انسان واپس نہیں آسکتا، حشر سے انسان واپس نہیں آسکتا ہے۔

اعمال، اقوال اور اخلاق:

تو دارالعمل میں اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ ہم نیک اعمال کریں۔ نیک اعمال میں سے بعض اعمال وہ ہیں کہ جو ہر حال میں کرنے والے ہیں اور ہر حال میں کرنے ضروری ہیں اور نیک اعمال میں بعض ایسے ہیں کہ کر لیں تو اجر ملتا ہے نہ کریں تو گناہ نہیں ملتا۔ ان اعمال کو بھی بہر حال انسان کو کر لینے چاہییں۔ تو جو اعمال ہمارے ذمہ ہیں ان میں سے بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو اعمال کہتے ہیں، افعال کہتے ہیں، اقوال کہتے ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں کہ جن کو اخلاق کہتے ہیں۔

نماز اہم عبادت ہے:

ہم دونوں قسم کی باتوں کی طرف زیادہ توجہ دیں اور سنجیدگی سے غور کریں۔ مثلاً پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان کے ذمہ ہے مرد ہو یا عورت ہو، یہ نماز ہر حال میں ذمہ ہے جب انسان کا شرعی عذر ہو اس وقت نماز پڑھنی ضروری نہیں ہوتی، لیکن اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو نماز کسی حال میں بھی قضاء نہیں کرنی چاہیے، سفر میں بھی ادا

www.ahnafmedia.com

کرے حضر میں بھی ادا کرے۔ گھر میں بھی ادا کرے باہر بھی ادا کرے۔

خواتین کی غفلت:

ہمارے ہاں عموماً خواتین بعض مواقع پر خطا فرما جاتی ہیں گھر میں کچھ کام ہوا نماز کو مؤخر کر دیا، بازار جانا ہے نماز کو موخر کر دیا، شادی ہوئی نماز مؤخر کر دی، بلکہ ہمارے معاشرے میں دو مواقع ایسے آتے ہیں اور دو مقام ایسے آتے ہیں جس میں عموماً خواتین نماز نہیں پڑھتیں۔ اور بہت بڑی کوتاہی کرتی ہیں۔

خواتین جب سفر کریں تو.....:

جب سفر میں جائیں تو مرد حضرات نماز کا اہتمام کر لیتے ہیں اور کچھ کوتاہی بھی کرتے ہیں لیکن سفر میں عموماً خواتین نماز کی پابندی نہیں کرتیں۔ حالانکہ خواتین کے لیے بھی سفر میں نماز پڑھنا کوئی مشکل نہیں۔ اپنی گاڑی ہو پھر تو بالکل مشکل نہیں ہے اور اگر اپنی گاڑی نہ ہو کرائے کی گاڑی ہو یا ٹیکسی لے کر جائیں تو بھی مشکل نہیں ہے جہاں چاہیں روک لیں اور پردے کی حالت میں وضو کر لیں اور نماز پڑھ لیں اور اگر کسی کوچ یا ٹرین وغیرہ میں سفر کریں تو جہاں آپ کا محرم یا شوہر نماز ادا کرے وہاں تھوڑا سا اہتمام کر کے اپنی خواتین کو استنجاء اور وضوء کرا کے نماز پڑھا سکتا ہے۔ اگر پردے کی حدود میں رہتے ہوئے جس حد تک ممکن ہو کوشش کرنی چاہیے کہ نماز قضا نہ ہو۔ ایک تو سفر کے موقع پر ہماری خواتین نماز میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

نماز شادی بیاہ کے مواقع پر:

عموماً شادی کے موقع پر خواتین نماز میں کوتاہی کرتی ہیں۔ نکاح ہو گیا رخصتی کا دن ہے اس دن بہت ساری خواتین ایسی ہیں جو نماز کی پابند ہیں لیکن محض اس وجہ سے ایک آدھ نماز چھوڑ دیتی ہیں لیکن محض اس وجہ سے ایک آدھ نماز چھوڑ دیتی ہیں

www.ahnafmedia.com

چونکہ میک اَپ کیا ہوا ہے اگر اس نے وضو کی تو میک اَپ خراب ہو گا میک اَپ دوبارہ کرنا پڑے گا تو صرف کچھ وقتی خوبصورتی کی خاطر اپنی نماز کو قربان کر دیتی ہیں اللہ حفاظت فرمائے حالانکہ چاہیے یہ کہ اس موقع پر نماز بالکل قضا نہ کریں نماز ادا کریں اور اگر کوئی ایسا عذر ہو تو سفر کی ترتیب ایسی بنائیں کہ جس میں نماز خراب نہ ہو۔

بیوٹی پارلر کا عذاب:

اور کوئی ضروری تو نہیں ہے کہ اگر میک اَپ وضو کی وجہ سے خراب ہو گیا تو کیا دوبارہ نہیں کیا جا سکتا؟ اللہ رحم فرمائے یہ عذاب ہمارے اوپر آیا ہے بیوٹی پارلروں کی وجہ سے، چونکہ پہلے ہم دلہن کو بیوٹی پارلر لے کر جاتے ہیں وہاں جا کر بناؤ سنگھار کرتے ہیں وہاں جا کر تزئین وآرائش کا کام کرتے ہیں اب سمجھتے ہیں اگر اس نے وضو کیا تو اس کے چہرے کی بیوٹی پارلنگ ختم ہو گی تو دوبارہ بیوٹی پارلر پر کون لے کر جائے گا؟ اور اگر ان بیوٹی پالروں کی بجائے اپنے گھر میں جس حد تک ضرورت تھی خاتون کو بنانا دلہن کو سجانا، یہ شریعت میں پسندیدہ چیز ہے کوئی بری چیز نہیں ہے لیکن اس کے لیے گھر میں ماحول بنائیں۔ گھر میں اہتمام کریں اگر یہ گھروں میں اہتمام ہوتا، اتنی بڑی مقدار میں پیسہ بھی خرچ نہ ہوتا اور عورت اور عورتوں کی نمازیں بھی خراب نہ ہوتیں۔

نماز میں کوتاہی کا تیسرا موقعہ:

میں سمجھا یہ رہا تھا کہ دو موقعوں پر خواتین عموماً خواتین غفلت کر جاتی ہیں، عموماً اس میں کوتاہی کر جاتی ہیں بلکہ اگر میں کہہ دوں کہ تیسرا موقع بھی ساتھ ملا لیں تو شاید بے جا نہ ہو گا کہ عموماً جب کوئی خاتون امید کے ساتھ ہو، اور آخری دن ہوں تو ان دنوں میں بھی نماز میں کوتاہی کرتی ہیں۔ حالانکہ نمازوں میں کوتاہی نہیں

www.ahnafmedia.com

کرنی چاہیے اگر بہت تکلیف ہو بڑی دِقّت ہو اور نماز پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہو تو کھڑے ہو کر نہ پڑھیں بیٹھ کر پڑھ لیں۔ گنجائش موجود ہے اور اگر پھر بھی دقت ہو تو سنت اور نوافل چھوڑ دے لیکن فرض پھر بھی ادا کرے اور اگر خدانخواستہ تکلیف یا درد زیادہ ہے تو پھر بعد میں اس نماز کو قضا کریں۔ یہ تین موقعے ایسے ہیں جن میں عموماً خواتین نماز میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔ سفر میں، جب دلہن بنے، جب امید سے ہو۔ تو اس بات بہت زیادہ خیال کرے کہ نماز میں کوتاہی نہ کرے۔

زکوٰۃ کا حکم اور خواتین کی کوتاہی:

جب مرد و عورت کے پاس مال ہو اور نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے اور اس کی حاجات اصلیہ سے زائد ہو تو زکوٰۃ ادا کرے، اور خاتون کو بھی چاہیے زکوٰۃ ادا کرے۔ اس زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہر گز خواتین کوتاہی نہ کریں۔

زیوارات کی زکوٰۃ کا مسئلہ:

زکوٰۃ کے معاملے میں ہمارے ہاں جو کوتاہی ہوتی ہے وہ عموماً زکوٰۃ کے معاملے میں زیورات میں کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں زکوٰۃ ادا کرتی ہیں پیسے میں اور گھر کے مال میں لیکن زیور میں ادا نہیں کرتیں حالانکہ جس طرح اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے جو مال گھر یا بنک میں ہو تو اسی طرح اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جو مال زیور کی صورت میں ہے۔ اس کا اہتمام کریں کہ زیورات میں زکوٰۃ ادا کریں

بیوی کی طرف شوہر زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے:

اور یہ بات ذہن نشین فرمالیں خاتون کے زیور کی زکوۃ خاتون کے ذمہ ہے اس کے شوہر کے ذمہ نہیں ہے اگر شوہر اس کی طرف سے ادا کرتا ہے تو اچھی بات ہے، ان کا آپس کا تعلق ہے ان کے آپس کے معاملات ہیں اگر ادا کرے تو کر سکتا ہے

www.ahnafmedia.com

لیکن ذمہ داری عورت کی ہے۔ اب اگر شوہر بھی زکوۃ ادانہ کرے اور خاتون بھی زکوۃ ادانہ کرے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہو جائے تو بتائیں زیور کا کیا فائدہ؟

زکوٰۃ کا بدلہ جنت کے زیورات:

اگر ان زیورات کی زکوٰۃ ادا کرتی رہے گی تو اللہ جنت کے زیور عطا فرمائے گا۔ اللہ جنت کے کنگن عطا فرمائے گا۔ اللہ جنت کی انگوٹھی عطا فرمائے گا۔ اگر یہاں زکوٰۃ ادانہ کی تو اللہ محفوظ فرمائے اگر ہم جنت کے زیورات سے محروم ہوگئے تو بتائیں کس قدر نقصان کی بات ہے تو خواتین کو چاہیے کہ بطور خاص زکوۃ کا اہتمام کریں۔

رمضان المبارک کے فرض روزے:

رمضان المبارک کا روزہ یہ بہت ضروری ہے اور فرض ہے۔ ابھی ہمارے سننے میں آیا ہے کہ ہماری بہت ساری خواتین ایسی ہیں جو صحت مند ہونے کے باوجود روزہ نہیں رکھتیں۔ بتائیں کس قدر ظلم اور افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ

- مسلمان خاتون ہو
- مسلمان کی بیٹی ہو
- مسلمان کی بیوی ہو
- مسلمان کی ماں ہو
- مسلمان بھائی کی بہن ہو

اللہ نے صحت بھی دی ہو اور پھر بھی رمضان کا روزہ نہ رکھے۔ یقین فرمائیں جب میں یہ بات سنتا ہوں دل خون کے آنسو روتا ہے اور انتہائی زیادہ دکھ ہوتا ہے اور انتہائی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ نوجوان بچیاں ہیں اور روزہ نہیں رکھتیں۔ تو روزے کے معاملے میں اللہ سے ڈریں کوتاہی ہر گز نہ کریں۔

www.ahnafmedia.com

روزے کی فضیلت:

رمضان کے روزے کی پابندی کریں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت فرماتے ہیں: الصوم لی وانا اجزی بہ یا وانا اجزیٰ بہ، فرمایا روزہ خالص میرے لیے ہے اور روزے کا اجر میں اللہ خود دیتا ہوں یا اس روزے کا اجر میں خود بن جاتا ہوں۔ ہیں تو باقی اعمال بھی اللہ کیلیے لیکن روزے کو بطور خاص اللہ رب العزت نے اس کا اعزاز کرتے ہوئے فرمایا کہ الصوم لی کہ روزہ میرے لیے ہے۔

نعمتوں کی ناشکری سے بچیں!

اب دیکھو کہ جس عمل کو اللہ کریم اپنی ذات کے لیے فرمایا ہم اس میں کوتاہی کریں، کس قدر ہماری نالائقی ہے اور کس قدر اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور لاپرواہی ہے جس اللہ نے گیارہ ماہ اجازت دی ہے پھر رمضان میں غروب شمس سے لے کر صبح صادق تک اجازت دی ہے اگر چند گھنٹے اللہ فرمادے کہ چیز نہیں کھانی تو اللہ کی بات مان لینی چاہیے اگر انسان معدے کا مریض ہو اور ڈاکٹر کہہ دے آپ نے اتنے ماہ، اتنے گھنٹے روزانہ خوراک استعمال نہیں کرنی، ہر بندہ ڈاکٹر کی بات کو ماننے کے لیے تیار ہے اور کوئی بھی ڈاکٹر کی بات کو ٹھکراتا نہیں ہے آخر اللہ کی بات کو ہم کیوں ٹھکراتے ہیں؟ اس لیے میں کہہ رہا تھا کہ اس کا اہتمام کریں کہ رمضان کا روزہ رکھیں۔

حج بیت اللہ:

جس کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ یہاں سے لے کر حرم کا سفر کرے اور واپس آئے اور مانگنا نہ پڑے اور وہاں رہ کر کھانے کے پیسے موجود ہوں اور عورت کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم بھی موجود ہو یعنی جاسکتا ہو اس عورت پر حج فرض ہے اور حج کی ادائیگی میں قطعاً کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ یہ تو میں چار وہ موٹے موٹے اعمال بتائے

www.ahnafmedia.com

ہیں کہ جس کو ہر بندہ سمجھتا ہے کہ اس کو ادا کرنا بہت ضروری ہے اس کے علاوہ بعض چیزیں اور ہیں جن کا تعلق اخلاق سے ہے اور ان کا اپنانا بہت ضروری ہے۔ میں چند ایک عرض کر دیتا ہوں۔

سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا:

سچ کا اہتمام کریں اور جھوٹ سے بچیں اور کسی حال میں بھی جھوٹ نہ بولیں۔ ہر حال میں سچ بولیں حدیث میں ہے: الصدق ینجی والکذب یھلك سچ انسان کو نجات دیتا ہے اور جھوٹ بولنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ آدمی جھوٹ بول کر دوسرے کو وقتی طور پر مطمئن کر سکتا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے جب جھوٹ کا پردہ چاک ہوتا ہے تو اس وقت انسان کو شرمندگی، ندامت اور بہت زیادہ دکھ ہوتا ہے اس لیے سچ بولنے کا اہتمام کریں اور جھوٹ سے ہر صورت بچنے کی کوشش کریں۔

غیبت کا معنیٰ:

غیبت سے بچیں کسی انسان کی غیبت نہ کریں غیبت کا مطلب کیا ہے؟ غیبت کا معنیٰ کیا ہے؟ غیبت کا معنیٰ یہ ہے کہ ایسا عیب بیان کرے جو کسی دوسرے میں موجود ہے اور اس کی کمر کے پیچھے بیان کرے، اگر ایسا عیب بیان کیا جو اس میں موجود نہیں ہے تو یہ بہتان ہے بہتان غیبت سے بڑا جرم ہے۔ اب دیکھیں اسلام نے انسان کی کس قدر عزت کا خیال کیا۔ انسان کی عزت کا دفاع کیا ہے کہ جو کسی کے اندر ہے تو غیبت ہے۔ بہتان سے بھی بچنا چاہیے اور غیبت سے بھی بچنا چاہیے۔

استہزاء اور مذاق اڑانا:

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے صاف ارشاد فرمایا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ

www.ahnafmedia.com

عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

(سورۃ الحجرات:11)

اللہ نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد سے مذاق نہ کرے۔ ہو سکتا ہے جس کا استہزاء اور مذاق کیا ہے وہ بندہ اس سے بہتر ہو، اسی طرح قرآن کریم میں خواتین کو حکم دیا گیا ہے کہ کوئی خاتون کسی خاتون سے ہر گز یہ تمسخر اور مذاق بازی نہ کرے ہو سکتا ہے جس کا مذاق اڑایا ہے وہ عورت اس سے بہتر ہو۔

غیبت کا گناہ ..... قرآن کی نظر میں:

آگے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ (سورۃ الحجرات:12)

اور کوئی آدمی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ۔ (سورۃ الحجرات:12)

تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کے گوشت کو کھائے جب تم اس کو پسند نہیں کرتے تو کسی بھائی کی غیبت کیسے برداشت کرتے ہو؟ گویا کسی انسان کی غیبت کو مردہ کھانے سے تعبیر فرمایا ہے۔

غیبت کا گناہ..... حدیث کی روشنی میں:

اس لیے غیبت سے بہت زیادہ بچنا چاہیے بلکہ حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: الغیبۃ اشد من الزنا، زنا اور بدکرداری سے بھی سخت گناہ ہے لیکن ہمارے معاشرے میں اس گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جارہا، تو غیبت سے بہت زیادہ بچنے کا اہتمام کریں، اور یہ ذہن نشین فرمالیں غیبت ہمیشہ وہی دوسرے کی کرتی

www.ahnafmedia.com

ہے جو خود کو دوسرے سے بہتر سمجھتی ہے اگر اس کو اپنے سے بہتر سمجھتی تو کبھی اس کی غیبت نہ کرتی، اس لیے غیبت سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

بہتان بازی سے بھی بچیں:

تو جس طرح قرآن کریم نے غیبت سے منع فرمایا، اسی طرح قرآن کریم نے بہتان سے بھی منع فرمایا ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورۃ الممتحنۃ:12)

اے میرے پیغمبر! اگر کچھ عورتیں آپ کے پاس آئیں اور یہ عورتیں آپ سے بیعت کرنا چاہیں، میرے پیغمبر بیعت کے لیے جو آپ نے شرطیں لگائی ہیں ان میں یہ شرط بھی ہے کہ یہ عورت کسی پر بہتان نہ باندھے۔

خواتین کی بیعت کی خدائی شرائط:

گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لیے اس کو شرط لگا دیا گیا۔ اے میرے پیغمبر! اگر ایمان والی خواتین آپ کے پاس آئیں اور بیعت کرنا چاہیں تو ان شرطوں کے ساتھ آپ ان کو کریں۔

1) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔
2) چوری نہ کریں گی۔
3) بدکرداری نہیں کریں گی۔
4) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

www.ahnafmedia.com

5) کسی پر بہتان نہیں باندھیں گی۔

6) آپ کی نیک باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔

میرے پیغمبر! آپ ان کو بیعت بھی کریں اور آپ ان کے لیے اللہ سے معافی بھی مانگیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ اللہ پاک نے یہ چھ شرطیں بیان فرمائی ہیں۔

1. شرک نہ کرنا۔
2. چوری نہ کرنا۔
3. زنا نہ کرنا۔
4. اولاد قتل نہ کرنا۔
5. بہتان نہ باندھنا۔
6. پیغمبر کی نافرمانی نہ کرنا۔

تو بہتان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی شرطوں میں سے شرط قرار دیا ہے۔ اور فرمایا کہ ان چیزوں پر بہتان سے بچیں۔ اسی طرح ہمیں چاہیے۔

دوسرے کی چیز کا بلا اجازت استعمال:

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے کسی بھی انسان کی چیز کو بلا اجازت استعمال کرنے سے بچیں۔ ایک ہوتا ہے چوری یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک ہوتا ہے بلا اجازت استعمال کرنا یہ چیز الگ ہے اس سے بڑھ کر ہے کہ کسی بھی انسان کا مال اس کی خوشی کے بغیر استعمال کرنا جائز ہی نہیں۔ تو چوری کرنا کیسے جائز ہو گا؟ میں بتا یہ رہا تھا کہ

- ہم چوری سے بچیں
- غیبت سے بچیں
- بہتان سے بچیں

www.ahnafmedia.com

- بغیر اجازت کسی کا مال استعمال کرنے سے بچیں
- بغیر کسی کی خوشنودی اور رضامندی سے کسی کا ایک لقمہ کھانے سے بھی بچیں۔

اللہ ہماری حفاظت فرمائے یہ وہ کام ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہیے میں بالکل دو چار باتیں عرض کی ہیں۔

غصے کا مرض اور نقصانات:

بلاوجہ کسی کے اوپر غصہ ہونے سے بچیں۔ اپنے غصے کو کنٹرول کریں۔ اپنے غصے کو سنبھالیں انسان کی شان کے لائق نہیں ہے کہ چھوٹی چھوٹی بات پر انسان غصہ ہوتا رہے۔ آپس میں غصے کی وجہ سے حالات خراب ہوتے ہیں۔ گھروں کا ماحول بگڑتا ہے۔ اولاد برباد ہوتی ہے۔

طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ ہونے کی وجہ سے مزاج میں برداشت نہیں ہوتی اور گھر کے خواندگی امور بالکل تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اگر خاوند گھر میں بول پڑے خاوند کو چاہیے برداشت کرے۔ جب ایک گھر میں دو رہتے ہیں پیار و محبت کی زندگی گزرتی ہے کچھ نہ کچھ انسان کی طبیعت میں کچھ کوئی بات آجاتی ہے۔ تو اس کو برداشت کریں۔

شرح طلاق میں غصے کا عمل دخل:

میں کہہ رہا تھا کہ غصہ کرنے سے بچیں، غصے میں انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دنیا میں جتنی طلاقیں ہو رہی ہیں میرے خیال کے مطابق 95 فیصد ان کی وجہ صرف اور صرف غصہ ہے کہ ہلکی سی بات کی وجہ سے بگاڑ پیدا ہوا، غصے میں آ کر طلاق دے دی۔ آج کل اکثر گھروں میں معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے طلاقیں دی جا رہی ہیں۔ اس حوالے سے مرد سے زیادہ عورت کو احتیاط کی ضرورت ہے۔

www.ahnafmedia.com

تین طلاق کا مسئلہ اور شرعی حلالہ:

اور جب تین طلاقیں دے دیتے ہیں اور واقع ہو جاتی ہیں اور عورت نکاح سے نکل جاتی اس کے واپس آنے کی ساری صورتیں ختم ایک صورت ایسی ہے جو بہت کم پیش آتی ہے کہ وہ شخص کسی عورت کو طلاق دے دے اور اس کی بیوی کسی اور سے نکاح کرے اور وہ کسی اپنی وجہ سے اس کو طلاق دے دے اب یہ خاتون پہلے خاوند کے لیے حلال ہے۔ اب نکاح کرنا چاہے تو کر سکتے ہیں۔ اس کہتے ہیں شرعی حلالہ

حلالہ کرنے کرانے والے پر لعنت:

لیکن یہ جو آج کل طریقہ چل نکلا ہے کہ ایک جگہ طلاق ہو جاتی ہے پھر کسی اور سے نکاح کرتے ہیں وہ ایک گھنٹہ اپنے پاس رکھتا ہے عورت سے صحبت کرتا ہے طلاق دیتا ہے۔ پہلے خاوند کے پاس آجاتی ہے ایسے حلالے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ لعن اللہ المحلل، اللہ کے نبی نے فرمایا والمحللة، کہ جس آدمی نے حلالہ کیا اس پر بھی لعنت اور جس کے لیے کیا اس پر بھی اللہ لعنت کرے۔

احکام شریعت میں اب تبدیلی نہیں ہو سکتی:

اللہ کے احکام کی پابندی کرنی چاہیے احکام میں ردوبدل نہیں کرنا چاہیے۔ یہ یہودیوں کا کام ہے کہ احکام شریعت میں تبدیلیاں کریں اور بدل دیں دین۔ ہم ایسے احکام کو نہیں بدل سکتے۔

غصے کا نبوی علاج:

غصے سے انسان کو بچنا چاہیے کنٹرول کرنا چاہیے۔ احادیث میں اس کا علاج موجود ہے آدمی کھڑا ہے غصہ آیا تو بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ غصہ نہیں جاتا تو وضو کر لے غصہ ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ غصہ آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا

www.ahnafmedia.com

ہے، تو غصے کا بہترین علاج پانی ہے آدمی وضو کرے اللہ غصہ ختم فرمادیتے ہیں بہر حال غصے سے اجتناب کرنا چاہیے اور غصے سے بچنا چاہیے۔

زبان کے گناہوں سے بچیں!

اس کا اہتمام بھی کریں کہ جس حد تک ممکن ہو اپنی زبان کو کنٹرول کریں۔

- اپنی زبان سے کسی کو طعنہ دینا
- اپنی زبان سے کسی کی چغلی کرنا
- اپنی زبان سے کسی کو گالی دینا
- اپنی زبان سے گانا گانا
- اپنی زبان سے کے اشارے سے کسی کو برا کہنا یہ سب باتیں جائز نہیں۔

بہترین مسلمان کون ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، صحیح اور بہترین مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے لوگ محفوظ رہ جائیں۔ ہم اپنے ہاتھ سے بھی لوگوں کو محفوظ رکھیں اور اپنی زبان سے بھی۔ کبھی زبان سے بول کر گالی دی جاتی ہے، کبھی زبان سے بول کر الزام دیا جاتا ہے کبھی زبان سے گفتگو کر کے کسی کے اوپر بات کی جاتی ہے اور کبھی محض زبان کے اشاروں سے بھی ہمارے ہاں گالیاں ہوتی ہیں۔ تو اشارے والی توہین سے بھی بچیں اور صراحت والی توہین سے بھی بچیں اپنی زبان کا استعمال بالکل ٹھیک کریں۔

جہنم میں کثرت خواتین کی وجہ:

حدیث مبارک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جہنم میں گیا تو اس میں اکثر اور زیادہ تعداد میں مجھے عورتیں نظر آئیں۔ کیوں؟ فرمایا

www.ahnafmedia.com

اس لیے کہ ایک تو خاوند کی نافرمانیاں کرتی تھیں اور دوسرا وہ لعن طعن بہت کرتی تھیں یہ دو باتیں جہنم میں جانے کا سبب بنی ہیں۔

گناہوں اور فتنوں سے بچنے کا نبوی گر:

ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ فتنوں سے بچنے کی مجھے ترکیب بتائیں۔ میں فتنوں اور گناہوں سے بچ سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب بات ارشاد فرمائی اگر تم فتنوں سے بچنا چاہتے ہو گناہوں سے بچنا چاہتے ہو تین باتوں کا اہتمام کرو۔

1) اپنی زبان کی حفاظت کر۔
2) اپنے گھر سے بلاضرورت باہر مت نکلو۔
3) اگر گناہ ہو جائے اپنے گناہ اور خطا پر رویا کرو۔ اللہ تمہیں محفوظ کر دیں گے۔

زبان کی حفاظت اور بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا اور گناہ سے توبہ کرنا اس کا اہتمام کرو اللہ تمہارے ایمان کو بچائیں گے تو یہ کام ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہیے اور بعض کام ایسے ہیں جو ہمیں کرنے چاہیے۔

سخاوت اور صدقہ

انسان سخاوت کا اہتمام کرے، صدقے کا اہتمام کرے کسی بھی کار خیر میں مردوں اور عورتوں کو پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں کو صدقات میں حصہ ڈالنا چاہیے۔ سخاوت صرف یہ نہیں کہ مسجد کو پیسہ دیں۔ صرف یہ نہیں کہ مدرسے کو پیسہ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں پر خرچ کرنا رشتہ داروں پہ خرچ کرنا، اپنی سہیلیوں پر ضرورت کے مطابق خرچ کرنا یہ سب اس کا حصہ ہے۔ ہمیں اس کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے سخاوت کا اہتمام کریں اور بخل سے بچیں سخاوت کرنے والا اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

تواضع اور عاجزی:

تواضع کا اہتمام کریں اپنے اندر جھکاؤ پیدا کریں اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اپنے اندر مسکنت پیدا کریں اللہ نے دولت دی ہے تو عاجزی کریں طاقت دی ہے تو عاجزی کریں۔ اگر بڑا خاندان دیا ہے تو خدا کا شکر کریں اور عاجزی کریں دوسرے کو حقیر مت جانیں خود کو بڑا مت سمجھیں۔

تواضع کی فضیلت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ**، جو انسان اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو عزتیں رفعتیں عطا فرماتا ہے اور جو انسان تکبر کرتا ہے اللہ اس انسان کو ذلیل کرتے ہیں اور جھکا دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو دوسروں سے چھوٹا سمجھیں۔ اللہ نے جو عزت مقدر میں لکھی ہے اللہ وہ عزت ضرور عطا فرمائے گا۔

صلہ رحمی اور ہمدردی:

صلہ رحمی اور ہمدردی کا بہت زیادہ خیال کریں۔ رشتہ داروں کا خیال کرنا اپنے محرموں سے میل ملاپ رکھنا اپنی بچیوں کا خیال کرنا اور ان سب کے دکھ درد میں شریک ہونا ان کی خوشی پر ان کو مبارک دینا اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کریں کہ میں نے دوسروں کا خیال کرنا ہے۔

تحمل اور بردباری:

- اپنے اندر حلم پیدا کریں۔
- اپنے اندر بردباری پیدا کریں۔
- اپنے اندر برداشت کی طاقت پیدا کریں۔

www.ahnafmedia.com

- قوت برداشت پیدا کریں۔
- اللہ بہت عطا کرتا ہے۔
- اللہ بہت نوازتا ہے۔

کسی کی خطا سے درگزر کرنا یہ اللہ کی صفت ہے۔جب ہم کسی کی خطا سے درگزر کریں گے اللہ ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے ہم پردہ پوشی کریں گے اللہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لیں گے۔ ہم غریب کا خیال کریں گے اللہ کریم ہمارا خیال کریں گے۔اس کا بہت زیادہ اہتمام کریں کہ اپنے اندر بردباری اور تحمل پیدا کریں۔

اولاد کی تعلیم اور تربیت:

ہم اس کا بہت زیادہ خیال کریں کہ ہم نے اپنے آپ کو بنانا ہے اپنی اولاد کو بنانا ہے اپنے خاندان کو بنانا ہے، بچوں کو دین کی تعلیم دیں قرآن کی تعلیم دیں۔یہ دنیا میں بھی کام آئے گی اور آخرت میں بھی کام آئے گی۔

موتیٰ کے لیے ایصال ثواب:

جو انسان زندہ ہیں ان کا بھی خیال کریں اور جو دنیا سے چلے گئے ہیں ان کا بھی خیال کریں جو زندہ ہیں ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اور دنیا سے چلے گئے ہیں جو ان کے لیے ایصال ثواب کریں پڑھیں اور ان کو بخش دیں۔صدقہ کریں اور ان کو بخش دیں۔اپنی نفلی عبادات میں ان کو شریک کریں۔اللہ ہم سب کو ان باتوں کا اہتمام کرنے کی توفیق دے اللہ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے میں آج بطور خاص آپ کی خدمت میں یہ بات کہتا ہوں کہ ہماری یہاں بہت قریبی خاتون فوت ہوئی ہیں ان کے لیے خصوصی دعا کریں اللہ ان کی مغفرت فرمادے۔اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔اللہ کی قبر منور فرمائے۔اللہ ان کے شوہر کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

www.ahnafmedia.com

محبت کے راستے کا سنہرا اصول

ام طلحہ

اللہ تعالیٰ کی محبت ہر مسئلے کا آسان حل ہے۔ دنیاوی پریشانیاں ہوں یا اخروی عذاب کا خوف، گھریلو ناچاقیاں ہوں یا ڈپریشن کا مرض، نفسیاتی الجھاؤ ہو یا معاشی تنگدستی، اللہ تعالیٰ کی محبت [سچی محبت] سے سب مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ہاں سچی محبت کی پہچان یہ ہو گی کہ اسلامی احکامات پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے بلکہ اس کی فطرت بن جاتی ہے

یہ سنہری اصول یاد رکھیں کہ محبت کے اس راستے میں انسان کے لیے غیر کی طرف تھوڑا سا میلان بھی بہت زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، عوام الناس کی ان چیزوں سے کوئی پکڑ نہیں ہوتی اس لیے کہ ان سے تو توقع ہی نہیں کی جاتی لیکن جو محبت کے میدان میں قدم بڑھانے والے ہوں اور پروردگار سے اس کی محبت کے طلبگار ہوں اب اگر ان کے دل غیر کی طرف متوجہ ہوں تو محبوب بڑا غیور ہے۔

اس لیے حدیث پاک [حدیث قدسی] میں فرمایا: میں سب سے زیادہ غیور ہوں مجھ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں۔ تو جب انسان پسند اور چاہت کی نظر کسی غیر پر ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سال کی عبادت کی لذت سے محروم فرما دیتے ہیں، تو اس راستے میں اس بات کا بڑا خیال رکھنا چاہیے کہ دل کے کسی کونے میں آپ ماسوا اللہ کے لیے کوئی جگہ خالی مت چھوڑیں اس دل کو اللہ رب العزت کی محبت سے لبریز رکھیں۔

اصل میں ہمارے سامنے اللہ رب العزت کے حسن وجمال کے جلوے نہیں کھلے، جس کی وجہ سے مخلوق کی طرف دھیان چلا جاتا ہے، ورنہ جو لوگ اللہ رب العزت کی محبت کا مزہ پا لیتے ہیں پھر ان کے سامنے دنیا کی شکلیں اور صورتیں بے معنیٰ ہو جاتی ہیں پھر وہ ان میں نہیں الجھتے ان کا معاملہ اس سے بلند تر ہو جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہمارے دلوں پر جو دھول جمی ہے وہ اتر جائے، دلوں کا زنگ اتر جائے۔ مغربی روایتوں کو دل میں جگہ دینے کے بجائے زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کی رضا کو خاطر و ملحوظ رکھیں۔ جب اللہ کی رضا غالب ہو گی تو تمام راستے سہل ہو جائیں گے۔ بقول شاعرؔ

بس ایک ہی غلطی ہم تمام عمر کرتے رہے وصی
دھول چہرے پہ تھی اور ہم آئینہ صاف کرتے رہے

جس انسان کے دل میں اللہ رب العزت کی محبت بیٹھ جائے وہ بہت خوش قسمت انسان ہے، ہر وقت اس چیز کو اپنے ذہن میں رکھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی غیر کا خیال دل میں لائیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہو جائیں۔ اس کی کئی مثالیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کو اپنے ہاں بیٹے کی بڑی چاہت تھی اکثر دعا فرمایا کرتے تھے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بار پیار کی نظر سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھا۔ حکم الٰہی ہوا اے ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹے لخت جگر کو ذبح کر دیجیے قربانی دیجیے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: يَابُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى۔ (الصافات:102)

بیٹے میں نے خواب میں دیکھا کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں تیرا کیا خیال ہے ؟ بیٹے نے جواب دیا: يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ.

(سورۃ الصافات:102)

ابا جان جو آپ کو حکم ہوا ہے آپ اسے پورا کیجیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

www.ahnafmedia.com

جب دونوں اس پر باہم رضامند ہو گئے تو باپ نے بیٹے کو لٹا دیا اور قربانی کی آزمائش پر پورا اتر آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت چھری سے کاٹنے کی صفت نکال دی اور جبرئیل جنت سے دنبہ لے کر آ گئے۔ اور چھری کے نیچے رکھ دیا، وہ ذبح ہو گیا اور اسماعیل علیہ السلام بچا لیے گئے۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت قربانی لیتے نہیں بندے کو آزمانا مقصود ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں تو پروردگار عالم نے ان کو کنویں میں ڈلوا دیا۔ باپ بیٹا جدا ہو گئے اور ان کی بینائی بھی سلب کر لی۔ آزمائش کے بعد اللہ رب العزت نے بینائی بھی لوٹا دی بیٹا بھی ملوا دیا۔ جس دل میں اللہ کی محبت ہو گی وہاں گناہ نہیں ہوں گے، شروع میں یہ کام بہت مشکل لگتا ہے کیسے یہ سب چھوڑ دیا جائے اور اہ مستقیم پر گامزن ہوا جائے مگر بعد میں یہی تکلیف مزہ دیتی ہے جب یہ خیال آتا ہے کہ میں [ناجائز] نفسانی خواہشات کی قربانی دے رہی ہوں اور اپنے ومالک کے لیے اس کی رضا و محبت کی خاطر اسی کا حکم مان رہی ہوں۔ تو اس میں جو قلبی لطف ہے آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

محبت کی تمنا ہے تو پھر وہ وصف پیدا کر
جہاں سے عشق چلتا ہے وہاں تک نام پیدا کر
اگر سچا ہے میرے عشق میں تو اے بنی آدم
نگاہ عشق پیدا کر ، جمال ظرف پیدا کر
میں تجھ کو تجھ سے زیادہ اور سب زیادہ چاہوں گا
مگر شرط یہ ہے کہ اپنے اندر میری جستجو تو پیدا کر
اگر میں نہ بدلوں تیری خاطر ہر اک چیز کو تو کہنا
تو اپنے آپ میں پہلے انداز وفا تو پیدا کر

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر30: امان اللہ کا ظلم

ظہیر الدین محمد بابر

سلطان علی مرزا کی دردناک موت کی ذمہ دار اس کی ماں تھی ،اس بے وقوف عورت نے فقط خاوند کرنے کی ہوس میں اپنے بیٹے کو بد عہد ازبک سردار شیبانی خانی کے حوالے کر دیا اور اس ظالم نے نوجوان سلطان علی مرزا کو تختہ دار پر لٹکا دیا،اس پر مستزاد یہ کہ اس نے سلطان علی مرزا کی ماں سے نکاح کرنے کے بجائے اپنی ذلیل ترین داشتہ بنا کے اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ ہوس پرست لوگوں کا عموماً یہی حشر ہوا کرتا ہے جو سلطان احمد مرزا کی ماں کا ہوا۔ اس شعر کے مصداق کہ

نہ خدا ہی ملا نہ ہی وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بابر نے جب یہ اندوہناک خبر سنی تو اس کے تن بدن میں اک آگ سی لگ گئی اس نے اب یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ سمرقند کو ازبک سردار سے چھین کر ہی رہے گا دوسری طرف شیبانی خان کو اپنی افرادی قوت بڑا ناز تھا وہ اپنے تئیں سمجھ رہا تھا کہ کچی عمر کا یہ چھوکرا اس کی مقاومت کی تاب کب لا سکتا ہے؟ اگر بالفرض اس نے سمرقند پر حملہ کرنے کی حماقت بھی کی تو میں اسے مکھی کی طرح مسل کے رکھ دوں گا۔

ازبک سردار کے کچھ فوجی تو سمرقند کے گلی کوچوں پر اپنا قبضہ جمائے بیٹھے تھے اور شہر سے کچھ فاصلے پر اس کے تین چار ہزار آزمودہ کار جنگجو پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اتنی ہی تعداد میں اس نے مقامی لوگوں کو اپنی فوج میں بھرتی کر لیا تھا۔ دوسری طرف بابر کے پاس فقط کل فوجی نفری دو سو چالیس سپاہیوں پر مشتمل تھی، کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔

www.ahnafmedia.com

بابر اپنی خود نوشت تزک بابری کے ص50 پر رقم طراز ہے کہ

"جب ازبکوی سردار [شیبانی خان] سمرقند پر قابض ہو گیا تو میں کیش سے حصار کی طرف پلٹا اور خسرو شاہ کی قلمرو میں داخل ہو گیا، اس وقت میری حالت کچھ یوں تھی کہ نہ تو میں اندجان جا سکتا تھا اور نہ کسی اور جگہ۔ ناچار میں نے "درہ کھرود" کی راہ لی جو بہت ہی دشوار گزار گھاٹی تھی اس سفر نے ہماری حالت سخت تباہ کر دی، میرے ساتھیوں کے بہت سے گھوڑے مر گئے، اس کے باوجود میرے حوصلے ابھی پست نہیں ہوئے تھے، جونہی مجھے خبر ملی کہ شیبانی خان سمرقند سے نکل آیا ہے اور وہاں اس کا ایک امیر خان وفامرزا پانچ چھ سو آدمیوں کے ساتھ مقیم ہے تو میں نے سمرقند پر ایک بار اور قسمت آزمانے کا ارادہ کر لیا۔ حالانکہ میرے ساتھ اس وقت صرف دو سو چالیس سپاہی تھے۔"

اندریں حالات بابر نے اپنے چھوٹے ماموں [مغلستان کے خاقان] سے مدد مانگنے کا سوچا مگر اس نے اپنے اس خیال کو ترک کر دیا اور اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لیے فقط اپنے وسائل پر ہی بھروسہ کرے گا اور یا پھر کچھ بھی نہیں کرے گا۔

بابر نے اس گھمبیر صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنے سرداروں کی ایک مجلس مشاورت بلائی اور ان کے سامنے سمرقند کے حالات اور اپنی ناگفتہ بہ حالت کا تذکرہ کیا اور ان سے مشورہ چاہا کہ اب ہمیں مستقبل کے لیے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔؟ اب جبکہ شیبانی خان سمرقند میں موجود نہیں ہیں، کیا ہمیں اس صورتحال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سمرقند پر حملہ آور نہیں ہونا چاہیے؟ بابر کی اس بات پر تمام شرکائے مجلس نے اتفاق کیا۔

تمام سرداروں کے متفقہ رائے کے پیش نظر بابر نے "یار ایلاق" سے سمرقند

www.ahnafmedia.com

کی طرف کوچ کا حکم دے دیا،وہ دو ایک روز کے بعد قلعہ "اسفنداک" سے قلعہ "دسمند" پہنچے اور پھر اپنے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے سمرقند پر یلغار کر دی۔

اس یلغار میں خواجہ ابوالمکارم بھی بابر کے ہمراہ تھا۔ نصف شب تک ان لوگوں نے سایہ دار راستے پر سفر کرتے ہوئے خندق عتیق کے پل "مفاک" تک رسائی حاصل کرلی وہاں سے بابر نے ستر اسی آزمودہ کار سپاہیوں کو ہر اول دستے کے طور پر "غار عاشقاں" تک پہنچنے اور پھر اس کے مقابل فصیل پر سیڑھیاں لگا کر چڑھنے کا حکم دیا۔ انہیں یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ "بابِ فیروزہ" کی سمت سے شہر پناہ پر چڑھیں اور صدر دروازے پر قبضہ کرلیں۔

بابر کی اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے جری جوانوں نے "بابِ فیروزہ" تک رسائی پاکر دروازے کو توڑ دیا دروازہ کھلتے ہی بابر اپنی باقی ماندہ فوجی نفری کے ہمراہ شہر میں داخل ہوگیا۔ اہل شہر کو بابر نے اپنی آمد سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ اہل شہر بہر طور اس کا ساتھ دیں گے کیونکہ وہ لوگ ازبکیوں سے شدید نفرت کرتے تھے۔

اگرچہ سارا شہر گہری نیند میں ڈوب رہا تھا مگر بابر کے حامی اس کی آمد کے منتظر تھے اور جاگ رہے تھے کچھ دیر میں بابر کے شہر میں داخلے کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی لوگوں کے چہروں پر مسرت اور طمانیت چھلکی پڑتی تھی ان کے گھروں میں جو بھی ہتھیار تھے وہ انہیں اٹھائے گھروں سے امنڈ پڑے۔ اور جن لوگوں کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا تو وہ لاٹھیوں اور پتھروں سے ازبکوں پر پِل پڑے۔ اس طرح انہوں نے چار پانچ سو ازبکوں کو دیکھتے ہی دیکھتے پاگل کتوں کی طرح مار ڈالا۔ ہر سمت مارو مارو کا شور وغل برپا تھا۔ حاکم شہر جان وفا جان بچا کر بھاگ نکلا۔

عمائدین شہر نے بابر اور اس کے ساتھیوں کا پر مسرت انداز میں استقبال کیا

www.ahnafmedia.com

صبح ہوئی تو اہل شہر اور دوکاندار، بابر کو مبارکباد دینے کے لیے کھنچے چلے آئے۔ اندرون شہر سے اکثر ازبکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا شیبانی خان کو جب سمرقند پر بابر کے قبضے کی خبر ملی تو وہ اپنے چند سو آزمودہ کار فوجیوں کی مدد سے سمرقند پر حملہ آور ہوا مگر اسے منہ کی کھانا پڑی۔

ایک حقیقت ہے کہ خاندان تیموریہ تقریباً ڈیڑھ سو برس تک سمرقند پر حکمران رہا تھا خدا جانے یہ ازبکی لٹیرا شیبانی کہاں سے ادھر آ ٹپکا تھا بفضلہ تعالیٰ بابر نے اس لٹیرے کو سمرقند سے نکال باہر کیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ شیبانی خان کے دل و دماغ پر ازبکوی کی اس ناکامی کا کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ اس نوخیز لاوارث شہزادے کو اپنا حریف سمجھتا ہی نہیں تھا اسے مکمل یقین تھا کہ وہ جب چاہے گا اس نوعمر لڑکے کو مسل کر رکھ دے گا۔ البتہ بابر اس ازبکی شیطان سے خوفزدہ ضرور تھا۔

سمرقند پر قبضے کے بعد بابر نے اپنی ماں، نانی، بہن خانزادہ بیگم اور اپنی منکوحہ عائشہ کو بھی سمرقند بلوالیا۔ اگرچہ بابر کو عائشہ سے کوئی لگاؤ اب باقی نہیں رہا تھا مگر وہ اس کی منکوحہ تو تھی۔ اگرچہ سمرقند دوبارہ بابر کے زیر تسلط آگیا تھا مگر شیبانی خان نے واپس جاتے جاتے بابر کے نام ایک پیغام بھجوایا تھا جو کچھ یوں تھا:

"یہ الگ بات کہ تونے چوروں کی طرح رات کے اندھیرے میں شہریوں کی مدد سے سمرقند میں داخل ہو کر اس پر قبضہ تو کر لیا ہے مگر مردوں کی طرح تو اس کی حفاظت نہ کر سکے گا۔ میں بہت جلد سمرقند سے تجھے بے دخل کرنے لیے واپس آؤں گا میں تیری طرح رات کے اندھیرے میں چوروں کی مانند نہیں آؤں گا بلکہ اس طرح آؤں گا کہ جیسے کوئی حقیقی حقدار چوری کی ہوئی اپنی چیز واپس لینے کے لیے آتا ہے۔ پھر میں دیکھوں گا تو خود کو اور سمرقند کو میری دست برد سے کس طرح بچاتا ہے۔ یاد رکھو! میں نے جب بھی تجھ پر وار کیا تو دوسرا سانس نہیں لے سکے گا۔" (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

تبصرۂ کتب

مولانا محمد کلیم اللہ

نام کتاب: میرے ابو.....میری کائنات

مؤلفہ: فوزیہ چودھری

محترمہ فوزیہ چودھری لکھتی ہیں اور خوب لکھتی ہیں۔ان کی تحریر کی خوبی یہ ہے کہ بناوٹ کے پھولوں سے نہیں بلکہ سادگی کی خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی ہوتی ہے زیر تبصرہ کتاب "میرے ابو.....میری کائنات" انہی کے قلم کی رہین منت ہے۔والد کا رتبہ اسلام میں بہت بلند ہے اور والد کی عزت وتوقیر سے خدا کی رضا جیسی نعمت حاصل کی جاسکتی ہے۔ آج کے اس دور میں جہاں والدین سے بدسلوکی سے لے کر گالی گلوچ تک، گالم گلوچ سے لے کر مارپیٹ اور گھروں سے نکالنے کا عام رواج ہوچکا ہو، ایسے دور میں ایسی کتابیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کتاب دینی،اخلاقی، معاشرتی اور معلوماتی حیثیت کی حامل ہے۔ مؤلفہ کی اپنے والد سے عقیدت کی ایک جھلک دیکھیے۔

میرے ناز اٹھاتے ہو بابا	میرے لاڈ اٹھاتے ہو بابا
میری چھوٹی چھوٹی خواہش پر	تم جان لٹاتے ہو بابا
کل ایسا ہو ایک نگری میں	میں تنہا تم کو یاد کروں
اور رو رو کر فریاد کروں	اے اللہ میرے بابا سے
کوئی پیار جتانے والا ہو	کوئی ناز اٹھانا والا ہو
میرے بابا مجھ سے عہد کرو	تم مجھ کو چھپا کر رکھو گے
دنیا کی ظالم نظروں سے	تم مجھ کو بچا کے رکھو گے

www.ahnafmedia.com

نام کتاب: قاتل تحفہ

مؤلف: حافظ محسن شریف

ناشر: ادارہ مطبوعات طلباء اے ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

زیرِ تبصرہ کتاب کے پیارے پیارے مضامین پڑھ کر قاری اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ مجموعی طور پر قابلِ تحفہ ہے قاتل تحفہ نہیں۔ حافظ محسن شریف کے مختلف رسائل میں تخلیقی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ماہنامہ بنات اہل السنۃ سرگودھا کے مستقل مضمون نگار ہیں۔ ان کی تحریر سے معاشرتی برائیوں سے واقفیت بھی ہوتی اور ان سے بچاؤ کے طریقے کار کا علم بھی۔ بڑوں کے ساتھ ساتھ ان کے مضامین کا کچھ حصہ بچوں کے لیے بھی ہوتا ہے۔

قاتل تحفہ: جسے قابل تحفہ کہنا چاہیے درحقیقت حافظ محسن شریف کے تقریباً 22 مضامین کا پہلا مجموعہ ہے۔ قابل قدر محنت ہے۔

کتاب کے ٹائٹل کو مزید پرکشش بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

توجہ فرمائیں!

- تبصرے کے لیے دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔
- ادارہ کا مؤلف کتاب کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔
- نوٹ: تبصرہ کے لیے بھیجی جانے والی کتابیں اس پتہ پر روانہ کریں۔

دفتر رسائل و جرائد

(برائے تبصرہ کتب: ماہنامہ بنات اہل السنت)

مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

03326311808

www.ahnafmedia.com

☺☺گوشۂ ظرافت☺☺

کنجوس

ایک بھکاری کسی گھر میں بھیک مانگنے گیا تو ایک خاتون باہر نکلی اور بھکاری نے کھانا مانگا تو خاتون اس کو غور سے دیکھنے لگی بھکاری گھبرا گیا اور پھر اپنا سوال دہرایا لیکن خاتون پر خیال انداز میں دیکھتی رہی، بھکاری گھبرا کر واپس جانے لگا تو خاتون نے اس کو آواز دی اور سوالیہ انداز میں پوچھا تم وہی ہو نہ جس کو میں نے پچھلے سال بھی کھانا دیا تھا۔؟

چاکلیٹ

ایک پاکستانی اور ایک امریکی دونوں دوست تھے ایک دن دونوں نے ایک چاکلیٹ سٹور سے ایک چاکلیٹ خریدی۔ وہاں سب لوگوں کو مصروف دیکھ کر امریکی نے تین چاکلیٹ چرا لیں۔ جب دونوں باہر آئے تو امریکی کہنے لگا میں سب سے اچھا چور ہوں میں نے تین چاکلیٹ چرا لی ہیں اور کسی نے دیکھا بھی نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔

پاکستانی: تمہیں اس سے اچھی چیز دکھاتا ہوں۔

دونوں واپس دوکان پر گئے اور کاونٹر پہ بیٹھے لڑکے سے پاکستانی نے کہا۔ تم جادو دیکھنا چاہتے ہو؟ لڑکا ہاں۔

پاکستانی: مجھے ایک چاکلیٹ دو۔ اس نے دی اور پاکستانی کھا گیا۔

پاکستانی نے دوسری مانگی اس نے دی، پاکستانی وہ بھی کھا گیا پھر تیسری مانگی وہ بھی کھا گیا۔ لڑکا بولا اس میں جادو کہاں ہے۔

پاکستانی: میرے دوست کی جیب دیکھو۔ تینوں چاکلیٹ وہاں رکھی ہیں۔

www.ahnafmedia.com

ہمارا کچن..... کھجوروں کا حلوہ

اہلیہ مولانا عابد جمشید رانا

اشیاء	مقدار
کھجور یا چھوارے	آدھ کلو
گھی	ایک پاؤ
دودھ	ایک کلو
چینی	ایک پاؤ یا حسب ضرورت
کیوڑا	چار بڑے چمچے
سبز الائچی	5 سے 10 عدد

ترکیب:

کھجوروں کو دھو لیں اور گٹھلیاں نکال کر چھری کی مدد سے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کر لیں۔

پھر ان کو دودھ میں تقریباً بھگو ایک گھنٹہ بھگونے کے بعد ان کو اسی دودھ میں پکالیں اور دودھ خشک کر لیں۔

اب اسے ٹھنڈا کر کے گرینڈ کر لیں اب الائچی ڈال کر کڑاہیں اور اس میں کھجور کا مکسچر ڈال کر بھونیں۔

جب شکر کا پانی خشک ہو جائے تو کیوڑا ڈال کر اتار لیں اب پستہ بادام باریک کاٹ کر ڈال دیں نہایت لذیذ حلوہ تیار ہے۔

کھانے کے اسلامی آداب ملحوظ رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر دستر خوان پر صرف اپنے سامنے سے کھائیں۔ بہت مزہ آئے گا۔

www.ahnafmedia.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

- حضرت مدنی کے شاگرد خاص مولانا علاؤالدین صاحب انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا محمد موسیٰ [حجرہ شاہ مقیم] وفات پا گئے ہیں۔
- مولانا ناصر امین [کرک] متخصص مرکز اہل السنۃ کے والد انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا احسان اللہ [مہمند ایجنسی] متخصص مرکز اہل السنۃ کے نانا وفات پا گئے۔
- مولانا مسعود احمد [شیخوپورہ] متخصص مرکز اہل السنۃ کی نانی وفات پا گئی ہیں۔
- مولانا محمد عمران [سندھ] متخصص مرکز اہل السنۃ کے ماموں وفات پا گئے۔
- مولانا مہتاب حسین متخصص مرکز اہل السنۃ کے ماموں انتقال کر گئے ہیں۔
- رانا عابد جمشید کے پھوپھا سسر؛ رانا زاہد صاحب سیالکوٹ وفات پا گئے ہیں۔
- خضر حیات [خانیوال] موذن مرکز اہل السنۃ کی بھتیجی انتقال کر گئی ہیں۔
- جناب عصمت اللہ [کوٹ مومن] کی اہلیہ انتقال کر گئی ہیں۔
- حافظ محسن شریف [شیخوپورہ] کی نانی جان وفات پا گئی ہیں۔
- مولانا غلام اکبر [راجن پور] دارالعلوم کبیر والا کے چچا جان وفات پا گئے ہیں۔
- مولانا محمد ذیشان حیدری فاضل دارالعلوم کبیر والا کی دادی وفات پا گئی ہیں۔
- حافظ جاوید چیمہ [حافظ آباد] کی والدہ انتقال کر گئی ہیں۔
- مفتی محمود الحسن [مظفر آباد] کی اہلیہ انتقال کر گئی ہیں۔
- محترم ڈاکٹر ریاض قدیر [سرگودھا] کی والدہ صاحبہ انتقال کر گئی ہیں۔
- قاری طارق [آزاد کشمیر] کے تایا جان بشیر صاحب انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا عبد السلام جمعیت علماء اسلام کوئٹہ وفات پا گئے ہیں۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کر دیں۔

نوٹ: فوتگی کی اطلاع اس نمبر پر بذریعہ SMS دیں۔03326311808

www.ahnafmedia.com

مرکز اہل السنّت والجماعت

ایک ادارہ، ایک تحریک

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورۂ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وسالکین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلۂ حق (سہ ماہی)۔ فقیہ (ماہنامہ)۔ بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری ونظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عُشر، صدقات کی مد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر

1401-03600000900

بنام محمد الیاس

خط وکتابت: مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487